

صور کے فراموش شدہ ستر برس

Jeff Pippenger

2023-08-12

صور کے فراموش شدہ ستر برس

تمام انبیا دنیا کے انجام کی نشاندہی کرتے ہیں۔

قدیم نبیوں میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے لیے کم اور ہمارے لیے زیادہ کلام کیا، لہذا ان کی پیشین گوئیاں ہمارے لیے مؤثر ہیں۔ 'اب یہ سب باتیں ان کے ساتھ نمونہ کے طور پر واقع ہوئیں، اور وہ ہماری تنبیہ کے لیے لکھی گئیں، جن پر دنیا کے آخری زمانے آپہنچے ہیں۔' 1 کرنتھیوں 10:11۔ 'انہوں نے یہ جان لیا کہ وہ اپنی خاطر نہیں بلکہ ہماری خاطر ان چیزوں کی خدمت انجام دے رہے تھے، جو اب تمہیں ان کے وسیلہ سے سنائی گئی ہیں جنہوں نے آسمان سے نازل کیے گئے روح القدس کے ساتھ تمہیں خوشخبری سنائی؛ اور ان باتوں کو فرشتے بھی جھانک کر دیکھنے کی آرزو رکھتے ہیں۔' 1 پطرس 1:12۔۔۔

بائبل نے اس آخری نسل کے لیے اپنے خزانے جمع کر کے یکجا کر دیے ہیں۔ عہد عتیق کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور پر وقار معاملات ان آخری دنوں میں کلیسیا میں پہلے بھی دہرائے گئے ہیں اور اب بھی دہرائے جا رہے ہیں۔ منتخب پیغامات، کتاب 3، 338، 339۔

بائبل کی تمام کتابیں کتابِ مکاشفہ میں اختتام پذیر ہوتی ہیں۔

"کتابِ مکاشفہ میں بائبل کی تمام کتابیں آ کر ملتی ہیں اور وہیں اختتام پذیر ہوتی ہیں۔" رسولوں کے اعمال، 585۔

کرۂ ارض کے باشندوں کے لیے آخری تنبیہی پیغام کی نشان دہی مکاشفہ باب اٹھارہ میں کی گئی ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ آسمان سے اترتے دیکھا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی؛ اور زمین اس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ اور اس نے زور دار آواز سے پکار کر کہا، بابل عظیم گر گیا، گر گیا، اور شیاطین کا مسکن بن گیا ہے، اور ہر ناپاک روح کی قید گاہ، اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کی قید گاہ بن گیا ہے۔ کیونکہ سب قوموں نے اس کی زناکاری کے غضب کی شراب پی ہے، اور زمین کے بادشاہوں نے اس کے ساتھ زناکاری کی ہے، اور زمین کے تاجر اس کے ناز و نعمت کی کثرت سے دولت مند ہو گئے ہیں۔ مکاشفہ 18:1-3۔

اصطلاح "بابل عظیم" رومن کیتھولک کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہے اور یسعیاہ کے باب تئیس میں "بابل عظیم" کو صور کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

صور کا بار۔ نوحہ کرو، اے ترشیس کے جہازو، کیونکہ وہ ویران کر دی گئی ہے، یہاں تک کہ نہ گھر رہا نہ آنا جانا۔ کتیم کی سرزمین سے یہ خبر ان پر ظاہر ہوئی ہے۔ خاموش رہو، اے جزیرے کے بسنے والو، تم جنہیں صیدوں کے سوداگر، جو سمندر پار کرتے ہیں، مالا مال کرتے تھے۔ اور بڑے پانیوں سے شیحور کا بیج، یعنی دریا کی فصل، اس کی آمدنی ہے، اور وہ قوموں کی منڈی ہے۔ اے صیدوں، تو شرمسار ہو، کیونکہ سمندر نے کہا ہے، ہاں سمندر کی قوت نے: میں نہ درد زہ اٹھاتی ہوں نہ جنتی ہوں، نہ جوانوں کی پرورش کرتی ہوں نہ کنواریوں کو پروان چڑھاتی ہوں۔ مصر کی خبر کی طرح وہ صور کی خبر پر بھی سخت تڑپیں گے۔ ترشیس کو پار جاؤ؛ نوحہ کرو، اے جزیرے کے باشندو۔ کیا یہ تمہارا شادمان شہر ہے جس کی قدامت قدیم دنوں کی ہے؟ اس کے اپنے پاؤں اسے دور دور پردیس میں رینے کو لے جائیں گے۔ یہ مشورت کس نے صور کے خلاف کی، اس تاج بخش شہر کے خلاف، جس کے سوداگر شہزادے ہیں اور جس کے بیوپاری زمین کے معزز لوگ ہیں؟ رب الافواج نے

یہ ٹھہرایا ہے، تاکہ ہر جلال کے تکبر کو داغدار کرے اور زمین کے سب معززوں کو حقیر ٹھہرائے۔ اے ترشیش کی بیٹی، اپنی زمین میں دریا کی طرح گزر جا؛ اب کوئی روک باقی نہیں۔ اس نے سمندر پر اپنا ہاتھ پھیلا دیا، اس نے بادشاہتوں کو ہلا دیا؛ خداوند نے تجارتی شہر کے خلاف حکم دیا ہے کہ اس کے قلعوں کو برباد کیا جائے۔ اور اس نے کہا: اے مظلوم کنواری، صیدوں کی بیٹی، تو اب پھر خوشی نہ منائے گی؛ اٹھ، کتیم کو پار جا؛ وہاں بھی تجھے آرام نہ ملے گا۔ کلدانیوں کے ملک کو دیکھ؛ یہ قوم نہ تھی، جب تک اشوری نے اسے بیابان کے رینے والوں کے لیے بنیاد نہ ڈالی۔ انہوں نے اس کے برج قائم کیے، اس کے محلات اٹھائے؛ اور اس نے اسے ویران کر دیا۔ نوحہ کرو، اے ترشیش کے جہازو، کیونکہ تمہاری قوت برباد کر دی گئی ہے۔ اور اس دن ایسا ہوگا کہ صور ستر برس تک بھلا دی جائے گی، ایک بادشاہ کے دنوں کے مطابق؛ اور ستر برس کے آخر میں صور کسی فاحشہ کی مانند گیت گائے گی۔ اے بھلائی ہوئی فاحشہ، برہم لے، شہر میں پھر، شیریں نغمہ چھیڑ، بہت سے گیت گائے گا، تاکہ تو یاد کی جائے۔ اور ستر برس کے پورے ہونے پر ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لے گا، وہ اپنی اجرت کی طرف لوٹے گی اور زمین کے چہرے پر دنیا کی سب بادشاہیوں کے ساتھ زنا کرے گی۔ اور اس کی تجارت اور اس کی اجرت خداوند کے لیے مقدس ہوگی؛ وہ نہ ذخیرہ کی جائے گی نہ جمع؛ کیونکہ اس کی تجارت خداوند کے حضور رینے والوں کے لیے ہوگی کہ وہ سیر ہو کر کھائیں اور پائیدار پوشاک پہنیں۔ اشعیا 18-23:1۔

سسٹر وانٹ لکھتی ہیں: "عہد عتیق کی تاریخ کے تمام عظیم واقعات اور سنجیدہ معاملات ان آخری دنوں میں کلیسیا میں دوبارہ رونما ہوتے آئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔"

اشعیا باب تئیس اقوام متحدہ، پاپائیت، ریاستہائے متحدہ امریکہ اور اسلام کے نبوتی تعلقات کو بیان کرتا ہے۔ ان حقائق کو پہچاننے کے لیے ضروری ہے کہ اس باب کی بعض علامات کی تعیین الہام کے ذریعے کی جائے۔ جب علامات متعین ہو جائیں تو واقعات کی ترتیب خاصی واضح ہو جاتی ہے۔ اس باب میں جن علامات کی تعیین ضروری ہے، وہ یہ ہیں:

بوجھ، صور، فاحشہ، آشوری، کلدانیوں کا ملک، برج اور محل، ترشیش، سیحور کا بیج، کتیم کا ملک، صیدوں، تاجروں کا شہر، مصر کی خیر اور صور کی خبر، چیخ و پکار، ایک بیٹی، ستر برس، ایک بادشاہ کے دن، فراموشی، اور یاد آوری

پہلی آیت میں "بوجھ" کا لفظ صور کی مملکت کے خلاف تباہی کی پیشگوئی کی نشاندہی کرتا ہے۔

بوجھ: H5375 — H4853 سے؛ ایک بوجھ؛ خاص طور پر خراج، یا (انتزاعی طور پر) برداری؛ مجازی طور پر ایک قول، زیادہ تر وعید، بالخصوص نغمہ سرائی؛ ذہنی، خواہش: - بوجھ، اٹھالے جانا، پیشین گوئی، X وہ مقرر کرتے ہیں، نغمہ، خراج۔

بار صور بائبل کے ان بہت سے مقامات میں سے ایک ہے جہاں رومن کیتھولک کلیسیا کی آخری عدالت کی نشان دہی کی گئی ہے۔ "بار" استعمال اور تعریف کے اعتبار سے ایک نبوت ہے، اور بالخصوص تباہی کی نبوت۔ یسعیاہ میں "بار" کے گیارہ مقامات ہیں اور اٹھ مرتبہ یہ لفظ اس بوجھ کے لیے آتا ہے جو کندھوں پر اٹھایا جاتا ہے۔ وہ گیارہ مقامات جہاں لفظ "بار" کو تباہی کی نبوت کے طور پر پیش کیا گیا ہے یہ ہیں: یسعیاہ 13:1؛ 15:1؛ 17:1؛ 19:1؛ 21:1؛ 11، 13؛ 22:1؛ 30:6؛ اور ظاہر ہے باب تئیس، جہاں ہمیں بار صور ملتا ہے۔ یہ مفید ہوگا کہ یسعیاہ کی تمام تباہی کی نبوتوں کو اکٹھا رکھ کر دیکھا جائے تاکہ جانچا جا سکے کہ آخری ایام میں کس قوت کی نمائندگی کی جا رہی ہے۔ ایک ہی وقت میں گیارہ تباہی کی نبوتوں کا احاطہ کرنا مشکل ہے، اس لیے میں باب تئیس کے پس منظر کی تشکیل کے لیے ہر نبوت تباہی کی مختصر وضاحت دوں گا۔

باب تیرہ میں بابل کے خلاف ہلاکت کی پیشین گوئی دراصل دنیا کے انجام پر ہونے والے جدید بابل کے بارے میں ہے، جو روم کی فاحشہ ہے اور جس کی تصویر کشی کتاب مکاشفہ کے باب سترہ میں بھی

کی گئی ہے۔

اور سات فرشتوں میں سے ایک، جن کے پاس سات پیالے تھے، آیا اور مجھ سے بات کی اور کہا، یہاں آ! میں تجھے اس بڑی فاحشہ کا فیصلہ دکھاؤں گا جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہوئی ہے۔ جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے زنا کیا ہے اور زمین کے باشندے اس کی زناکاری کی شراب سے مست ہو گئے ہیں۔ پس وہ مجھے روح میں بیابان میں لے گیا، اور میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک قرمزی رنگ کے درندے پر بیٹھی ہے جو کفر آمیز ناموں سے بھرا ہوا تھا، اس کے سات سر اور دس سینگ تھے۔ اور وہ عورت ارغوانی اور قرمزی رنگ کے لباس پہنے ہوئے تھی اور سونے اور قیمتی پتھروں اور موتیوں سے آراستہ تھی، اور اس کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ تھا جو مکروہات اور اس کی زناکاری کی نجاستوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس کے ماتھے پر ایک نام لکھا تھا: بہید، بابل عظیم، فاحشاؤں اور زمین کی مکروہات کی ماں۔ مکاشفہ 5:17-5.

مجھے ذرا سا موضوع سے ہٹنا پڑے گا۔ صور کی نبوت کے مطالعے کا مقصد بالآخر ریاست ہائے متحدہ کی نبوی تاریخ کو سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کی تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ کرنا ہے۔ ہم دکھائیں گے کہ مکاشفہ تیرہ کے میمنہ مانند حیوان پر موجود دو سینگوں میں سے ایک ریاست ہائے متحدہ کی حکومت ہے اور تاریک دور سے نکلنے والا پروٹسٹنٹ ازم دوسرا سینگ تھا۔ جب ریاست ہائے متحدہ کے پروٹسٹنٹوں نے پہلے فرشتے کے پیغام کو رد کیا تو پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ ملرائٹ ایڈونٹسٹ ازم بن گیا۔ جب یہ بات واضح ہو جائے گی، تو ہم دکھائیں گے کہ پروٹسٹنٹ سینگ کی تاریخ اور ریپبلکن سینگ کی تاریخ ایک دوسرے کے متوازی چلتی ہیں اور ان میں متوازی نبوی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ آخر کار وہ دونوں ایک ہی حیوان پر ہیں، جو اس بات کی نمائندگی کرتا ہے کہ دونوں سینگ ایک دوسرے کے ہم عصر ہیں۔ میں ریاست ہائے متحدہ میں کلیسا اور ریاست کے ان سینگوں کی اس مماثلت کی ایک مثال پیش کروں گا۔ وہ دونوں اپنی اپنی طرح 'بھول' جاتے ہیں۔

یسعیہ تیس اس نبوی نکتے کی نشاندہی کرتا ہے کہ پاپائی طاقت ستر برس کے لیے فراموش کر دی جاتی ہے، اور ان ستر علامتی برسوں میں لوگ پاپائیت کو اور یہ بھی کہ تاریخ عہد کو تاریک عہد کیوں کہا جاتا ہے، بھول جاتے ہیں۔ پروٹسٹنٹ سینگ کا شعار، جب وہ کیتھولک کلیسیا سے الگ ہوئے، یہ تھا: بائبل اور صرف بائبل۔ وہ یہ بھول گئے کہ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ پاپائیت حقیقت میں کیا ہے۔ وہ اس پیغام کو بھی بھول گئے جو اس مقدس دستاویز میں مندرج تھا جس کی امانت انہیں سونپی گئی تھی، اور جس کے وہ اپنے آپ کو علمبردار محافظ کہتے تھے۔

جو لوگ کلام کی سمجھ میں الجھ جاتے ہیں، جو ضد مسیح کے معنی دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں، وہ یقیناً ضد مسیح کی صف میں جا کھڑے ہوں گے۔ اب ہمارے پاس دنیا کے ساتھ گھل مل جانے کا وقت نہیں ہے۔ دانی ایل اپنے حصے اور اپنی جگہ پر قائم ہے۔ دانی ایل اور یوحنا کی پیشین گوئیاں سمجھی جانی چاہئیں۔ وہ ایک دوسرے کی تشریح کرتی ہیں۔ وہ دنیا کو ایسی سچائیاں دیتی ہیں جنہیں ہر ایک کو سمجھنا چاہیے۔ یہ پیشین گوئیاں دنیا میں گواہی دینے کے لیے ہیں۔ ان آخری ایام میں اپنی تکمیل کے وسیلہ سے وہ خود واضح ہو جائیں گی۔ کریس کلیکشن، 105۔

اسی طرح، ریاست ہائے متحدہ کی حکومت کی نمائندگی کرنے والا جمہوری سینگ عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے ہونا تھا، لیکن ریاست ہائے متحدہ کے شہری بھی اس مقدس دستاویز کو بھول گئے ہیں جس کی امانت ان کے سپرد کی گئی تھی۔ وہ مقدس دستاویز ریاست ہائے متحدہ کا آئین ہے اور اس حکومت کا شعار، جیسے عوام کے لیے وضع کیا گیا تھا، کلیسا اور ریاست کی علیحدگی تھا۔ وہ اس آئین کے پیغام کو بھول گئے ہیں جس کی امانت ان کے سپرد کی گئی تھی اور جس کے وہ اپنے آپ کو مدافع قرار دیتے ہیں۔

اور یہ بات یاد رکھی جائے کہ روم کا فخر یہ ہے کہ وہ کبھی نہیں بدلتا۔ گریگوری ہفتم اور انوسنٹ سوم کے اصول آج بھی رومن کیتھولک کلیسا کے اصول ہیں۔ اور اگر اسے بس طاقت حاصل ہو، تو وہ انہیں عملی جامہ اسی جوش و شدت کے ساتھ پہنائے گا جس طرح گزشتہ صدیوں میں۔ پروٹسٹنٹ اس بات سے بہت کم واقف ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں جب وہ اتوار کی تقدیس کے کام میں روم کی مدد قبول کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے مقصد کی تکمیل پر تلے ہوئے ہیں، روم اپنی طاقت دوبارہ قائم کرنے اور اپنی کھوئی ہوئی بالادستی واپس حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ اگر ریاست متحدہ امریکا میں یہ اصول ایک بار قائم ہو جائے کہ کلیسا ریاست کی طاقت کو استعمال کر سکتا ہے یا اس پر قابو پا سکتا ہے؛ کہ مذہبی رسومات کو سیکولر قوانین کے ذریعے نافذ کیا جا سکتا ہے؛ غرض یہ کہ کلیسا اور ریاست کا اختیار ضمیر پر حاوی ہو، تو اس ملک میں روم کی فتح یقینی ہے۔

"خدا کے کلام نے قریب الوقوع خطرے سے خبردار کر دیا ہے؛ اگر اس انتباہ کو نظرانداز کیا گیا، تو پروٹسٹنٹ دنیا کو روم کے حقیقی مقاصد کا علم تب ہی ہوگا جب پھندے سے نکلنے میں بہت دیر ہو چکی ہوگی۔ وہ خاموشی سے قوت پکڑ رہی ہے۔ اس کی تعلیمات قانون ساز ایوانوں میں، کلیساؤں میں، اور انسانوں کے دلوں میں اپنا اثر ڈال رہی ہیں۔ وہ اپنی بلند و بالا اور عظیم و جسیم عمارتیں کھڑی کر رہی ہے، جن کے خفیہ گوشوں میں اس کی سابقہ ایذا رسانیاں دہرائی جائیں گی۔ پوشیدہ اور غیر محسوس طور پر وہ اپنی قوتوں کو مضبوط کر رہی ہے تاکہ جب وار کرنے کا وقت آئے تو اپنے مقاصد کو آگے بڑھا سکے۔ اس کی ساری خواہش یہ ہے کہ اسے برتری کا مقام ملے، اور یہ اسے پہلے ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم جلد ہی دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ رومی عنصر کا مقصد کیا ہے۔ جو کوئی خدا کے کلام پر ایمان لائے اور اس کی اطاعت کرے، وہ اسی سبب ملامت اور ایذا رسانی کا نشانہ بنے گا۔" عظیم کشمکش، 581.

اگر آپ 1950 سے پہلے شائع ہونے والی کوئی بھی لغت تلاش کر سکیں، اور مکاشفہ باب سترہ کے فقرے "قرمزی رنگ کی عورت" یا اس کے کسی روپ کو دیکھیں، تو ان تمام قبل از 1950 لغات میں یہ درج ہے کہ رومن کیتھولک کلیسیا مکاشفہ باب سترہ کی فاحشہ ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ—مکاشفہ باب تیرہ کا دو سینگوں والا زمینی حیوان—اپنا ماضی بھول جاتا ہے، چاہے وہ پروٹسٹنٹ ازم کا سینگ ہو یا ریپبلکن ازم کا سینگ۔ یہ دونوں ادارے پاپائیت کی مذہبی آمریت اور ان بادشاہوں کی سیاسی آمریت کے خلاف احتجاج سے وجود میں آئے جو اس کی حمایت کرتے تھے، یا جیسا کہ بائبل کہتی ہے، وہ بادشاہ جنہوں نے اس کے ساتھ "زنا کیا"۔ یسعیاہ باب تئیس پر بات کرنے سے پہلے، ہم مختصراً ان دیگر دس مقامات کا جائزہ پیش کریں گے جہاں یسعیاہ ایک "تباہی کی پیشین گوئی" کی نشان دہی کرتا ہے، کیونکہ یہ گیارہوں "بار" اسی نوعیت کے ہیں۔

اشعیا باب تیرہ "آخری ایام" میں بابل کا بارے۔ بابل، اگرچہ آخری ایام میں کیتھولک کلیسیا کے زیر کنٹرول اور اس کی راہنمائی میں ہوگا، تین قوتوں پر مشتمل ہے جو دنیا کو مکاشفہ کے باب سولہ میں ہرمجدون تک لے جاتی ہیں۔ باب تیرہ کی جدید بابل کے خلاف ہلاکت کی پیشگوئی میں تین قوتیں پیش کی گئی ہیں: بابل، لوسیفر اور اشور؛ جو حیوان (اشور)، اژدہا (لوسیفر) اور جھوٹے نبی (بابل) کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اشور اور بابل وہ دو ویران گر طاقتیں ہیں جنہیں خدا نے قدیم اسرائیل کو سزا دینے کے لیے استعمال کیا، اور پہلے اشور آیا جس نے شمالی دس قبائل کو اسیری میں لے لیا، اور اس کے بعد بابل نے یہوداہ کے جنوبی دو قبائل کو لے لیا۔

اسرائیل ایک پراگندہ بھیڑ ہے؛ شیروں نے اسے ہانک کر بھگا دیا ہے: پہلے آشور کے بادشاہ نے اسے نکل لیا؛ اور آخر میں یہ نبوکدنصر، بادشاہ بابل، نے اس کی ہڈیاں توڑ ڈالیں۔ پس رب الافواج، اسرائیل کے خدا، یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں بابل کے بادشاہ اور اس کے ملک کو سزا دوں گا، جیسے میں نے آشور کے بادشاہ کو سزا دی۔ یرمیاہ 50:17، 18.

سب سے پہلے اشور نے اسرائیل کے شمالی دس قبائل کو اسیری میں لے لیا اور اس کے بعد بابل نے یہوداہ کے جنوبی دو قبائل کو اسیر کر لیا۔ یہ دونوں اسیریاں احبار باب چھبیس کے "سات زمانوں" کی تکمیل تھیں۔ احبار کے "سات زمانے" وہ پہلی "وقت کی پیشین گوئی" تھے جسے ولیم ملرنے دریافت کیا، اور یہ بتاتی ہے کہ جب اشور نے شمالی قبائل کو اسیر کیا تو ایک ایسی تتر بتر ہونے کی ابتداء نشان زد ہوئی جو دو ہزار پانچ سو بیس سال تک جاری رہی۔ یہ مدت ان کی اسیری 723 قبل مسیح میں شروع ہوئی اور 1798 میں "اختتام زمانہ" پر ختم ہوئی۔ جنوبی قبائل کو 677 قبل مسیح میں بابل لے گیا، اور یوں یہوداہ کے خلاف "سات زمانے" شروع ہوئے جو دانیال باب آٹھ آیت چودہ کی 2300 سالہ پیشین گوئی کے ساتھ ہی 22 اکتوبر 1844 کو اختتام پذیر ہوئے۔ اشور اور بابل نے خدا کی قوم کی بغاوت کے خلاف سزا دینے کے ایک ہی مقصد کو پورا کیا، لیکن یہ سزا پہلے اشور کے ہاتھوں اور پھر بابل کے ہاتھوں نافذ ہوئی۔

تیرہویں باب میں بیان کردہ تین قوتوں کی نبوتی نسبت کے مطابق بابل اشور کی شبیہ ہے، کیونکہ وہ بعد میں آیا، لیکن اُس نے خدا کی قوم کے خلاف وہی کام کیا۔

باب پندرہ میں، موآب کے خلاف جو بارے وہ پروٹسٹنٹ کلیساؤں کے خلاف ہے۔

موآب کی یہ تشریح اُن کلیساؤں کی نمائندگی کرتی ہے جو موآب کی مانند بن گئی ہیں۔ وہ وفادار نگہبانوں کی حیثیت سے اپنے فرض کے مورچے پر قائم نہیں رہیں۔ انہوں نے آسمانی ہستیوں کے ساتھ اس طرح تعاون نہیں کیا کہ خدا کی مرضی پر عمل کرنے کے لیے اپنی خداداد قابلیت کو بروئے کار لاتے، تاریکی کی قوتوں کو پیچھے دھکیلتے، اور ہماری دنیا میں سچائی اور راستبازی کو آگے بڑھانے کے لیے خدا کی عطا کردہ ہر قوت کو استعمال کرتے۔ انہیں سچائی کا علم تو ہے، مگر انہوں نے جو جانا ہے اُس پر عمل نہیں کیا۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد ۴، ۱۱۵۹۔

جو پروٹسٹنٹ کلیسیا گر چکی ہے، وہ وہی کلیسیا ہے جو اس وقت بھی خداوند کے ساتھ چلتی رہی جب باقی پروٹسٹنٹ دنیا دوسرے فرشتے کے پیغام پر بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔ موآب ایڈونٹسٹ ازم ہے، گرا ہوا پروٹسٹنٹ سینگ۔

باب سترہ دمشق کے بارے میں ہے، اور اسے ایک ایسے شہر کے طور پر شناخت کیا گیا ہے جو چھین لیا جاتا ہے۔ ایک شہر بادشاہت کی علامت ہے اور "آخری دنوں" میں جو بادشاہت چھین لی جاتی ہے وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہے۔

انیسواں باب مصر کے خلاف تباہی کی پیشین گوئی ہے، جو اقوام متحدہ اور پوری دنیا کی نمائندگی کرتا ہے۔

اکیسویں باب میں تباہی کی اگلی تین پیشگوئیاں جنوب کی خوفناک صحرائی سرزمین، دوما اور عرب کے خلاف ہیں۔ یہ تین تباہی کی پیشگوئیاں اسلام کی نشاندہی کرتی ہیں اور مکاشفہ 8:13 کی تین واٹے کے مطابق ہیں۔

باب بائیس میں تباہی کی پیش گوئی اتوار کے قانون کے وقت لاودکیہ کے ایڈونٹسٹوں کی فلاڈیلفیہ کے ایڈونٹسٹوں سے جدائی کو بیان کرتی ہے۔

اور پھر باب تیس میں ہمیں جنوب کے جانوروں کا بار ملتا ہے، جو لودیکیہ کے ایڈونٹسٹوں کی بغاوت کی دوسری مثال ہے۔ اشعیا کے تمام باروں کو یکجا کرنے سے عملاً "آخری ایام" کے ہر نبوی کردار سے خطاب ہوتا ہے۔ میں اشعیا باب تیس کو اس لیے منتخب کر رہا ہوں تاکہ دکھاؤں کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ، بائبل نبوت کی چھٹی بادشاہی کے طور پر، 1798 سے اتوار کے قانون تک حکمرانی کرتی ہے۔

کیونکہ "قدیم نبیوں میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے کے لیے ہمارے زمانے کی نسبت کم کلام کیا، تاکہ ان کی پیشگوئی ہمارے لیے نافذ العمل ہو"، اس لیے ہر نبوی کلام دنیا کے اختتام کے واقعات کو مخاطب کرتا ہے۔

یہ حقیقت، اس امر کے ساتھ مل کر کہ "بائبل کی سب کتابیں مکاشفہ کی کتاب میں ملتی اور ختم ہوتی ہیں"، مکاشفہ کی کتاب کو دنیا کے اختتام کے واقعات کے بارے میں نبوی گواہی کو ہم آہنگ کرنے کے لیے نقطہ حوالہ قرار دیتی ہے۔

مکاشفہ کے باب سترہ میں ہم اُس بڑی فاحشہ کو، جو زمین کے بادشاہوں کے ساتھ زناکاری کرتی ہے، اور اُس پر ہونے والا آخری فیصلہ دیکھتے ہیں۔

اور اُن سات فرشتوں میں سے ایک آیا جن کے پاس سات پیالے تھے، اور اس نے مجھ سے بات کی اور کہا: ادھر آ؛ میں تجھے اُس بڑی فاحشہ کا فیصلہ دکھاؤں گا جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہے۔ جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے زنا کیا ہے، اور زمین کے باشندے اُس کی زناکاری کی مے سے مست ہو گئے ہیں۔ مکاشفہ ۱۷:۱، ۲

انبیاء کبھی ایک دوسرے کی بات کی تردید نہیں کرتے۔

اور نبیوں کی روحیں نبیوں کے تابع ہیں۔ کیونکہ خدا نے ترتیبی کا خدا نہیں بلکہ سلامتی کا ہے، جیسا کہ مقدسوں کی سب کلیسیاؤں میں ہے۔ 1 کرتھیوں 14:32، 33.

دنیا کے آخر میں "بڑی فاحشہ کا فیصلہ جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہے"، وہ بڑی فاحشہ "جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے زناکاری کی"، وہ بڑی فاحشہ جس نے "زمین کے رینے والوں" کو "اپنی زناکاری کی شراب" سے مست کر دیا ہے— اسے اشعیا نے ایک "فاحشہ" کے طور پر پیش کیا ہے جو "ایک بادشاہ کے دنوں" یا ستر نبوتی برس تک بھلا دی جاتی ہے۔ جب ستر برس پورے ہوں گے تو صور "دنیا کی تمام بادشاہیوں کے ساتھ زناکاری کرے گی"۔ اشعیا کی فاحشہ، یوحنا کی بڑی فاحشہ ہی ہے۔ اشعیا کی فاحشہ اور یوحنا کی فاحشہ رومن کیتھولک کلیسیا کی نمائندگی کرتی ہیں، کیونکہ خدا کے کلام میں عورت کلیسیا کی علامت ہے۔

بیویو، اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہو، جس طرح تم خداوند کے تابع ہوتی ہو۔ کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے، جیسے مسیح کلیسیا کا سر ہے؛ اور وہ بدن کا نجات دہندہ ہے۔ پس جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے، اسی طرح بیویاں ہر بات میں اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہیں۔ شوہرو، اپنی بیویوں سے محبت رکھو، جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کی اور اس کے لیے اپنے آپ کو دے دیا؛ تاکہ وہ کلام کے وسیلے پانی کے غسل سے اسے پاک کر کے مقدس ٹھہرائے، تاکہ وہ اسے اپنے حضور ایک جلال والی کلیسیا بنا کر پیش کرے، جس میں نہ داغ ہو، نہ جھری، نہ ایسی کوئی اور چیز؛ بلکہ وہ مقدس اور بے عیب ہو۔ پس مردوں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں سے اپنے اپنے بدن کی مانند محبت کریں۔ جو اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے، وہ اپنے آپ سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ کسی نے کبھی اپنے جسم سے عداوت نہیں کی، بلکہ اس کی پرورش اور خبرگیری کرتا ہے، جیسے خداوند کلیسیا کی کرتا ہے، کیونکہ ہم اس کے بدن کے، اس کے گوشت کے اور اس کی ہڈیوں کے اعضا ہیں۔ اسی سبب سے آدمی اپنے باپ اور ماں کو چھوڑ کر اپنی بیوی سے ملا رہے گا، اور وہ دونوں ایک جسم ہوں گے۔ یہ بھید بڑا ہے، مگر میری مراد مسیح اور کلیسیا سے ہے۔ تاہم تم میں سے ہر ایک اپنی بیوی سے اسی طرح محبت کرے جیسے اپنے آپ سے کرتا ہے؛ اور بیوی یہ دیکھے کہ وہ اپنے شوہر کی تعظیم کرے۔ افسیوں 5:22-33.

رسول پولس یہ بتاتا ہے کہ مسیح کی کلیسیا کو نبوی طور پر ایک عورت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لہذا نبوت میں عورت سے مراد کلیسیا ہے، لیکن مسیح کی کلیسیا "پاک اور بے داغ" ہے۔ ناپاک کلیسیا کو ناپاک عورت کے طور پر دکھایا گیا ہے، چنانچہ یسعیاہ ایک زانیہ اور یوحنا ایک فاحشہ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ وہ پاپائیت کو فاحشہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور خدا کی کلیسیا کنواری ہے۔

کیونکہ میں تم پر خدا کی غیرت سے غیرت کرتا ہوں، کیونکہ میں نے تمہاری منگنی ایک ہی شوہر سے کی ہے تاکہ میں تمہیں مسیح کے حضور ایک پاکدامن کنواری کے طور پر پیش کروں۔ ۲

کرتھیوں ۱۱:۲

نہ صرف خدا کی کلیسیا کو کنواری کے طور پر پیش کیا گیا ہے بلکہ وہ صرف ایک ہی شوہر کے ساتھ منسوب بھی ہے۔ صور اور یوحنا کی بڑی فاحشہ زمین کے بادشاہوں کے ساتھ زنا کرتی ہیں۔ کیتھولک کلیسیا ایک نہیں بلکہ کئی مردوں کے ساتھ تعلقات رکھتی ہے۔ دانی ایل ہمیں بتاتا ہے کہ بادشاہوں سے مراد بادشاہتیں ہیں۔

یہ خواب ہے؛ اور ہم بادشاہ کے حضور اس کی تعبیر بیان کریں گے۔ اے بادشاہ! تو بادشاہوں کا بادشاہ ہے، کیونکہ آسمان کے خدائے تجھے سلطنت، قدرت، قوت اور جلال دیا ہے۔ اور جہاں کہیں بنی آدم بستے ہیں، کھیت کے جانور اور آسمان کے پرندے اُس نے تیرے ہاتھ میں دے دیے ہیں، اور تجھے ان سب پر حاکم بنایا ہے۔ تو وہی سونے کا سر ہے۔ اور تیرے بعد ایک اور سلطنت اٹھے گی جو تجھ سے ادنیٰ ہوگی؛ پھر ایک تیسری سلطنت پیتل کی ہوگی جو ساری زمین پر حکومت کرے گی۔ اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی، کیونکہ جیسے لوہا سب چیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور مغلوب کرتا ہے، اسی طرح وہ ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کرے گی اور کچلے گی۔ دانیال 2:36-40.

کتاب دانی ایل کے باب دو میں بائبل کی نبوتوں میں مذکور بادشاہتوں کی نشاندہی اور توضیح کی گئی ہے۔ جب دانی ایل نبوکدنصر کو خواب کی تعبیر بیان کرتا ہے تو وہ اسے بتاتا ہے کہ تو سونے کا سر ہے۔ سونے کا سر ایک بادشاہ ہے، لیکن بادشاہ ایک بادشاہت کی نمائندگی کرتا ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا وہ بڑی فاحشہ ہے جو ستر نبوتی برسوں کے آخر میں زمین کے سب بادشاہوں کے ساتھ حرام کاری کرتی ہے۔ بادشاہ مردوں کی علامت ہیں، اور صور ایک ناپاک عورت ہے۔ عورت کلیسیا ہے، فاحشہ ناپاک کلیسیا ہے؛ مرد بادشاہ ہے اور بادشاہ ایک بادشاہت ہے۔ عورت کلیسیا ہے اور بادشاہ ریاست ہے۔ ان دونوں اداروں کا ناجائز تعلق روحانی حرام کاری کی نمائندگی کرتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا آئین ایک الہامی دستاویز ہے جو ان دو اداروں کو الگ رکھنے کی ضرورت کو قائم و محفوظ کرتا ہے۔ اگرچہ ہم ابھی تک صور کو رومن کیتھولک چرچ کے طور پر شناخت کرنے کا کام مکمل نہیں کر سکے، تاہم اس مرحلے پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اشعیا باب تئیس میں ایک اور علامت پر گفتگو کی جائے جو مرد اور عورت—کلیسیا اور ریاست—کی رمزیت کی وضاحت کرتی ہے۔

دیکھو کلدانیوں کی سرزمین؛ یہ قوم تھی ہی نہیں، جب تک آشوری نے اسے بیابان میں بسنے والوں کے لیے قائم نہ کیا۔ انہوں نے اس کے برج کھڑے کیے، اس کے محل بلند کیے؛ اور اس نے اسے ویران کر ڈالا۔ یسعیاہ 23:13

اس آیت میں، آشوری نے کلدانیوں کی سرزمین کی بنیاد رکھی اور "برج" اور "محل" دونوں قائم کیے۔ آشوری نمرود کی علامت ہے، اور کلدانی بابل کے پراسرار مذاہب کے مذہبی رہنماؤں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ "برج" کلیسیا کی علامت ہے۔ جب یسوع نے تانگستان کی تمثیل بیان کی، تو سسٹر واٹ نے اس تمثیل پر یوں تبصرہ کیا:

"تمثیل میں مالک خانہ خدا کی نمائندگی کرتا تھا، تانگستان یہودی قوم کی، اور ہاڑ ان کی حفاظت کرنے والی الہی شریعت کی۔ مینار بیکل کی علامت تھا۔" Desire of Ages, 596.

آشوری نے کلدانیوں کے ملک کی بنیاد رکھی، جنہوں نے ایک گرجا (برج) اور ایک "محل" قائم کیے۔ ایک "محل" ایک "بادشاہ" کی نمائندگی کرتا ہے جو خود ایک بادشاہت کی نمائندگی کرتا ہے۔ ایک بادشاہت کی نمائندگی ایک شہر کی صورت میں بھی کی جاتی ہے۔

اور انہوں نے کہا، آؤ، ہم اپنے لیے ایک شہر اور ایک مینار بنائیں جس کی چوٹی آسمان تک پہنچے؛ اور ہم اپنے لیے ایک نام بنائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ساری روئے زمین پر بکھر جائیں۔ پیدائش 11:4

"وہ 'مینار' اور 'محل' جن کی بنیاد آشوری نے رکھی، وہی 'شہر' اور 'مینار' ہیں جو نمرود نے بنائے تھے۔"

اور اُن کی لاشیں اُس بڑے شہر کی گلی میں پڑی رہیں گی، جو روحانی طور پر سدوم اور مصر کہلاتا ہے، جہاں ہمارے خداوند کو بھی مصلوب کیا گیا تھا۔ مکاشفہ ۱۱:۸

الہام ہمیں بتاتا ہے کہ مکاشفہ کے گیارہویں باب میں مذکور "عظیم شہر" فرانسیسی انقلاب کے دور میں سلطنتِ فرانس کی نمائندگی کرتا ہے۔

'بڑا شہر' جس کی گلیوں میں گواہوں کو قتل کیا جاتا ہے، اور جہاں اُن کی لاشیں پڑی رہتی ہیں، وہ 'روحانی' طور پر مصر ہے۔ بائبل کی تاریخ میں مذکور تمام قوموں میں سے، مصر نے زندہ خدا کے وجود کا سب سے بے باکانہ انکار کیا اور اُس کے احکام کی مزاحمت کی۔ آسمان کے اختیار کے خلاف جتنی کھلی اور سخت بغاوت مصر کے بادشاہ نے کی، اتنی کسی بادشاہ نے جرأت نہ کی۔ جب خداوند کے نام سے موسیٰ اُس کے پاس پیغام لایا، تو فرعون نے تکبر سے کہا: 'یہوواہ کون ہے کہ میں اُس کی آواز سن کر اسرائیل کو جانے دوں؟ میں یہوواہ کو نہیں جانتا، بلکہ میں اسرائیل کو جانے بھی نہیں دوں گا۔' خروج 5:2، A.R.V. یہ الحاد ہے، اور مصر سے مراد جو قوم ہے وہ زندہ خدا کے دعووں کے اسی طرح انکار کی آواز بلند کرے گی اور اسی طرح کی ہے ایمانی اور سرکشی کی روح ظاہر کرے گی۔ 'بڑا شہر' کو 'روحانی' طور پر سدوم سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔ خدا کی شریعت کو توڑنے میں سدوم کا فساد خاص طور پر رہے راہ روی میں ظاہر ہوا تھا۔ اور یہی گناہ اُس قوم کی ایک نمایاں خصوصیت بھی ہونا تھا جو اس نوشتے میں بیان کی گئی علامتوں کو پورا کرے گی۔

پس، نبی کے کلام کے مطابق، سن 1798ء سے کچھ پہلے شیطانی اصل و خصلت کی ایک قوت بائبل کے خلاف جنگ چھیڑنے کے لیے ابھرے گی۔ اور اس سرزمین میں جہاں یوں خدا کے دو گواہوں کی شہادت کو خاموش کر دیا جائے گا، وہاں فرعون کا الحاد اور سدوم کی بے راہ روی نمایاں ہوگی۔

"اس پیشگوئی کی نہایت دقیق اور نہایت نمایاں تکمیل فرانس کی تاریخ میں ہوئی ہے۔ انقلاب کے دوران، 1793 میں، 'دنیا نے پہلی بار ایسے آدمیوں کی ایک مجلس کو سنا جو تہذیب میں پیدا ہوئے اور تعلیم پائے تھے، اور جو یورپ کی بہترین قوموں میں سے ایک پر حکومت کرنے کا حق اپنے لیے تسلیم کرتے تھے؛ انہوں نے اپنی متحدہ آواز بلند کی کہ اس سب سے زیادہ مقدس سچائی کا انکار کریں جسے انسان کی روح قبول کرتی ہے، اور بالاتفاق ایک معبود پر ایمان اور اس کی عبادت کو ترک کر دیں۔' - سر والٹر اسکاٹ، لائف آف نپولین، جلد 1، باب 17۔ 'فرانس دنیا کی واحد قوم ہے جس کے بارے میں مستند ریکارڈ محفوظ ہے کہ بطور قوم اس نے خالق کائنات کے خلاف علانیہ بغاوت میں ہاتھ اٹھایا۔ انگلستان، جرمنی، اسپین اور دیگر مقامات میں گستاخان خدا بھی بہت رہے ہیں اور ملحدین بھی کثرت سے ہوئے ہیں اور اب بھی ہیں؛ لیکن دنیا کی تاریخ میں فرانس ایک منفرد ریاست کے طور پر الگ دکھائی دیتا ہے جس نے اپنی قانون ساز مجلس کے فرمان سے یہ اعلان کیا کہ کوئی خدا نہیں، اور جس کے دارالحکومت کی پوری آبادی، اور دیگر مقامات پر بھی بھاری اکثریت—عورتیں اور مرد دونوں—اس اعلان کو قبول کرتے ہوئے خوشی سے ناچے اور گائے۔' - بلیک ووڈز میگزین، نومبر، 1870۔" دی گریٹ کونٹروورسی، 269۔

مکاشفہ باب گیارہ میں "عظیم شہر" سے مراد ملک فرانس تھا، جس نے اپنی "قانون ساز اسمبلی کے فرمان" کے ذریعے یہ اعلان کیا کہ خدا موجود نہیں ہے۔ یہ فرمان الحاد کا اظہار تھا، جس کی نمائندگی فرعون کی بغاوت کرتی ہے۔ ایک عظیم شہر سے مراد ایک بادشاہت، یا "قوم" یا "ریاست" ہے۔ مکاشفہ باب گیارہ میں فرانس دو علامتوں پر مشتمل ہے - مصر اور سدوم۔

ہمیں بتایا گیا ہے: "یہ الحاد ہے، اور وہ قوم جس کی نمائندگی مصر کرتا ہے، زندہ خدا کے دعوؤں کے اسی طرح انکار کی آواز بلند کرے گی اور بے اعتقادی اور سرکشی کی اسی روح کا اظہار کرے گی۔" عظیم شہر' کو بھی، 'روحانی طور پر،' سدوم سے تشبیہ دی گئی ہے۔ خدا کی شریعت کو توڑنے میں سدوم کا

فساد خصوصاً جنسی بے راہ روی میں نمایاں ہوا تھا۔"

فرانس کے عظیم شہر یا قوم کی علامتی نمائندگی ایک قوم (مصر) اور ایک شہر (سدوم) سے کی گئی ہے۔ مصر 'آواز اٹھائے گا'، اور کسی قوم کا بولنا کلیسائی سیاست نہیں بلکہ فن حکومت کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ نمائندگی مکاشفہ کے گیارہویں باب میں پائی جاتی ہے کہ مصر ریاست تھا اور سدوم کلیسیا تھی۔

"قوم کا 'بولنا' اس کے قانون ساز اور عدالتی حکام کی کارروائی ہے۔" عظیم تنازعہ، 442۔

مکاشفہ باب گیارہ میں یوحنا فرانسیسی انقلاب کے واقعات کو پیشین گوئی کی علامتی زبان میں پیش کرتے ہیں۔ خود انقلاب نے اس باب میں یوحنا کی پیشین گوئیوں کی صداقت کے لیے وافر تاریخی شواہد فراہم کیے۔ یوحنا نے پیشین گوئی کی، پھر فرانسیسی انقلاب نے اسے پورا کیا، اور پھر اسی طرح—پیشین گوئی اور اس کی تاریخی تکمیل دونوں—دنیا کے انجام کے واقعات کی نشان دہی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مماثلت رکھتے ہیں، جب ایک بار پھر ایک فاسد ریاست ایک فاسد کلیسیا کے ساتھ مل جاتی ہے۔ یقیناً اس ناپاک ملاپ کے بعد قتل عام ہوتا ہے۔ خدا کی بادشاہی بھی ایک عظیم شہر ہے۔

اور وہ مجھے روح میں ایک بڑے اور بلند پہاڑ پر لے گیا، اور مجھے وہ بڑا شہر، مقدس یروشلیم، جو خدا کی طرف سے آسمان سے اتر رہا تھا، دکھایا۔ مکاشفہ 21:10۔

"دولہا کی آمد، جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے، شادی سے پہلے واقع ہوتی ہے۔ شادی مسیح کے اپنی بادشاہی کو قبول کرنے کی نمائندگی کرتی ہے۔ مقدس شہر، نیا یروشلیم، جو بادشاہی کا دارالحکومت اور نمائندہ ہے، کو 'دلہن، برہ کی بیوی' کہا جاتا ہے۔ فرشتے نے یوحنا سے کہا: 'ادھر آ، میں تجھے دلہن، برہ کی بیوی، دکھاؤں گا!' نبی کہتا ہے: 'وہ مجھے روح میں لے گیا اور مجھے وہ عظیم شہر، مقدس یروشلیم، دکھایا جو خدا کی طرف سے آسمان سے اتر رہا تھا!' مکاشفہ 21:9، 10۔" عظیم کشمکش، 426۔

نمرود کی بغاوت کی نمائندگی اس کے ایک برج اور ایک شہر بنانے سے ہوتی ہے، جو دنیا کے اختتام پر کلیسا اور ریاست کے امتزاج کی علامت ہے، کیونکہ تمام انبیاء نے دنیا کے اختتام کے بارے میں کلام کیا تھا۔ نمرود کی بغاوت لوسیفر کی بغاوت کا تسلسل بھی تھی، جس کی خواہش تھی کہ وہ خدا کی کلیسا اور خدا کی ریاست دونوں پر اختیار حاصل کر لے۔

تو آسمان سے کیسے گر گیا، اے لوسیفر، صبح کا بیٹا! جو قوموں کو کمزور کرتا تھا، تو زمین پر کیسے کاٹ ڈالا گیا! کیونکہ تونے اپنے دل میں کہا: میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا، میں اپنا تخت خدا کے ستاروں سے بلند کروں گا! میں جماعت کے پہاڑ پر، شمال کے کناروں پر بھی بیٹھوں گا! میں بادلوں کی بلندیوں سے اوپر چڑھ جاؤں گا! میں نہایت بلند کی مانند بنوں گا۔ اشعیا 14:12-14۔

جب اشعیا یہ ظاہر کرتا ہے کہ لوسیفر کے دل کی مخفی خواہش یہ ہے کہ وہ 'اعلیٰ ترین کے مانند' ہو، تو وہ یہ نشان دہی کرتا ہے کہ لوسیفر دو یکسر مختلف مسندوں پر بیٹھنے کا خواہاں ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنے 'تخت کو خدا کے ستاروں سے اوپر' 'بلند' کرے اور 'جماعت کے پہاڑ پر، شمالی اطراف میں بھی بیٹھے'۔

تخت بادشاہی اختیار—یا ریاستی اختیار—کی علامت ہے اور "شمال کے اطراف" خدا کی کلیسیا ہے۔

قورح کے بیٹوں کے لیے ایک گیت اور زبور۔ خداوند عظیم ہے اور ہمارے خدا کے شہر میں، اُس کے قدس کے پہاڑ پر نہایت ستائش کے لائق ہے۔ صیون کا پہاڑ، جو شمالی پہلو میں واقع ہے، منظر کے اعتبار سے حسین اور ساری زمین کی شادمانی ہے—عظیم بادشاہ کا شہر۔ خدا اس کے محلوں میں پناہ گاہ کے طور پر معروف ہے۔ زبور 48:1-3۔

یروشلم "عظیم بادشاہ کا شہر" ہے، اور اس طرح خدا کے سیاسی تخت کی نشان دہی ہوتی ہے، اور یروشلم "اس کی قدوسیت کا پہاڑ" بھی ہے، "شمال کی سمتوں پر"، اور اس طرح خدا کے مذہبی تخت کی نشان دہی ہوتی ہے۔ ابتدا ہی سے شیطان کی بغاوت اور جنگ و جدال کو اس کی اس خواہش کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے کہ وہ خدا کی کلیسیا اور خدا کی ریاست دونوں پر حکمرانی کرے۔ بعد ازاں شیطان نے نمرود کی بغاوت کی قیادت کی، اور جس سرزمین کی بنیاد اس نے کلدانیوں کے لیے رکھی اسے ایسی سرزمین کے طور پر پیش کیا گیا ہے جہاں نمرود نے ایک مینار اور ایک شہر—کلیسیا اور ریاست—دونوں تعمیر کیے۔

لہذا جب اشعیاہ کی فاحشہ عورت اور یوحنا کی بڑی فاحشہ عورت زمین کے بادشاہوں کے ساتھ زناکاری کرتی ہیں، تو نبوت اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ ستر نبوی سالوں کے اختتام پر رومن کیتھولک چرچ اور زمین کے بادشاہوں کے درمیان ایک ناپاک تعلق قائم ہوتا ہے۔

اشعیا کی نبوت کا سلسلہ باب تئیس میں بدکار شہر صور کے فیصلے کو بیان کرتا ہے، اور یوحنا اسی فیصلے کو ایک قرمزی رنگ کی عورت کی علامت کے ذریعے بیان کرتا ہے جس کی شناخت "بابل عظیم" کے طور پر کی گئی ہے۔ اسی بدکار عورت کے اسی فیصلے کی تیسری گواہی یہ ہے:

مکاشفہ 17 کی عورت (بابل) کے بارے میں بیان ہے کہ وہ "ارغوانی اور قرمزی رنگ کے لباس میں ملبوس تھی، اور سونے، قیمتی پتھروں اور موتیوں سے آراستہ تھی، اس کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ تھا جو مکروہات اور نجاست سے بھرا ہوا تھا... اور اس کے ماتھے پر یہ نام لکھا تھا: راز، بابل عظیم، بدکاروں کی ماں۔" نبی کہتا ہے: "میں نے اس عورت کو مقدسوں کے خون اور یسوع کے شہیدوں کے خون سے مست دیکھا۔" مزید یہ قرار دیا گیا ہے کہ بابل "وہ عظیم شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے۔" مکاشفہ 17:4-6، 18۔ وہ طاقت جس نے صدیوں تک عیسائی دنیا کے بادشاہوں پر مطلق العنان تسلط قائم رکھا، روم ہے۔ عظیم کشمکش، 382۔

صور "آخری دنوں" میں رومن کیتھولک کلیسیا ہے۔ اُس وقت پاپائیت نکلے گی اور زمین کے بادشاہوں کے لیے اپنے دل فریب نغمے گائے گی، یوں بادشاہوں کو زنا کے فعل میں ملوث کرے گی، جس کا نبوتی مفہوم کلیسیا اور ریاست کا اتحاد ہے۔

اور اُس روز ایسا ہوگا کہ صور ستر برس تک بھلا دیا جائے گا، ایک بادشاہ کے ایام کے مطابق؛ ستر برس کے آخر میں صور فاحشہ کی مانند گیت گائے گی۔ اشعیاہ 23:15۔

بائبل کی پیشگوئی میں بادشاہ سے مراد سلطنت ہوتی ہے، لہذا صور اس عرصے میں بھلا دیا جائے گا جب پیشگوئی کے مطابق ایک سلطنت ستر برس تک حکومت کرے گی۔

اور اُس دن ایسا ہوگا کہ صور ستر برس تک بھلا دیا جائے گا، ایک بادشاہ کی مدت کے موافق؛ اور ستر برس کے آخر میں صور طوائف کی مانند گائے گی۔ بربط لے، شہر کے گرد پھر، اے بھولی ہوئی طوائف؛ شیریں نغمہ چھیڑ، بہت سے گیت گا تاکہ تو یاد کی جائے۔ اور ستر برس کے ختم ہونے کے بعد یہ ہوگا کہ خداوند صور کی خبر لے گا، اور وہ اپنی کمائی کی طرف لوٹے گی، اور روئے زمین کی تمام بادشاہوں کے ساتھ زنا کرے گی۔ یسعیاہ 17-23:15۔

ایک ایسی سلطنت کے ایام میں جو ستر نبوتی سال تک حکمرانی کرے گی، رومن کیتھولک چرچ فراموش کر دیا جائے گا۔ ستر برس کے اختتام پر، پاپائی اقتدار "میٹھی دھن چھیڑے گا، بہت سے گیت گائے گا۔" نبوتی لحاظ سے "گیت" "تجرے" کی نمائندگی کرتا ہے۔

عرش کے سامنے بلوریں سمندر پر، وہ شیشے کا سمندر جو گویا آگ کے ساتھ ملا ہوا ہے— اس پر خدا کے جلال کی ایسی تابانی ہے— وہاں وہ جماعت جمع ہے جس نے 'حیوان پر، اور اس کی شبیہ پر، اور اس کے نشان پر، اور اس کے نام کے عدد پر' غلبہ پایا ہے۔ وہ برہ کے ساتھ کوہ صیون پر 'خدا کے بربط

باتھ میں لیے ہوئے کھڑے ہیں— وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار جو آدمیوں میں سے مول لیے گئے تھے؛ اور سنائی دیتی ہے، گویا بہت سے پانیوں کی آواز اور بڑے کڑکے کی سی آواز، 'بربط نوازوں کی آواز جو اپنے بربط بجاتے ہیں۔' اور وہ عرش کے سامنے 'ایک نیا گیت' گاتے ہیں— ایسا گیت جسے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا کوئی آدمی سیکھ نہیں سکتا۔ یہ موسیٰ اور برہ کا گیت ہے— نجات کا گیت۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا کوئی اس گیت کو سیکھ نہیں سکتا؛ کیونکہ یہ ان کے تجربے کا گیت ہے— ایسا تجربہ جو کسی اور جماعت کو کبھی نہ ہوا۔ 'یہی وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔' یہ جو زمین سے، یعنی زندوں میں سے، اٹھا لیے گئے ہیں، 'خدا اور برہ کے لیے پہلے پہل' ٹھہرے ہیں۔ مکاشفہ 2:15، 3:14-5:14۔ 'یہی وہ ہیں جو بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں؛' وہ ایسی مصیبت کے زمانے سے گزرے ہیں جیسی کہ جب سے قوم ہوئی تب سے کبھی نہ ہوئی؛ انہوں نے یعقوب کی مصیبت کے وقت کی کرب و اذیت کو برداشت کیا؛ خدا کے فیصلوں کے آخری انڈیلے کے دوران وہ بے شفیع کھڑے رہے۔ لیکن وہ خلاصی پا گئے ہیں، کیونکہ انہوں نے 'اپنی چادریں دھوئیں اور انہیں برہ کے خون میں سفید کیا۔' ان کے منہ میں کوئی کپٹ نہ پایا گیا؛ کیونکہ وہ خدا کے حضور بے عیب ہیں۔ 'اسی سبب سے وہ خدا کے عرش کے سامنے ہیں اور اس کے بیکل میں دن رات اس کی خدمت کرتے ہیں؛ اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ ان کے درمیان سکونت کرے گا۔' انہوں نے زمین کو قحط اور وبا سے برباد ہوتے دیکھا ہے، سورج کو یہ قدرت دی گئی کہ بڑی گرمی سے انسانوں کو جھلسا دے، اور انہوں نے خود دکھ، بھوک اور پیاس سہی ہے۔ لیکن 'وہ اب پھر نہ بھوکے رہیں گے، نہ پھر پیاسے ہوں گے؛ نہ سورج ان پر پڑے گا، نہ کوئی تپش۔ کیونکہ جو برہ عرش کے بیچ میں ہے وہ انہیں چرائے گا اور انہیں زندہ پانی کے چشموں تک لے جائے گا؛ اور خدا ان کی آنکھوں سے سب آنسو پونچھ ڈالے گا۔' مکاشفہ 7:14-17۔ عظیم کشمکش، 648۔

'اُس کی بیکل میں سب اُس کے جلال کا ذکر کرتے ہیں' (زبور 29:9)، اور وہ نغمہ جو چھڑائے ہوئے گائیں گے— اپنے تجربے کا نغمہ— خدا کے جلال کو بیان کرے گا: 'اے خداوند خدا، قادر مطلق؛ تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں؛ اے زمانوں کے بادشاہ، تیرے راستے راست اور سچے ہیں۔ اے خداوند، کون نہ ڈرے گا اور تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا؟ کیونکہ تو ہی قدوس ہے۔' مکاشفہ 3:15، 4، آر۔وی۔ تعلیم، 308۔

ستر نبوتی سال کے اختتام پر پاپائیت "میٹھا راگ الیہ گی، بہت سے گیت گائے گی، تاکہ" وہ "یاد رکھی جائے"۔ اس بادشاہی کے انجام پر جس نے ستر نبوتی سال تک حکمرانی کی، رومن کیتھولک کلیسیا دنیا کو اپنی ماضی کی تاریخ کے تجربے کی یاد دلائے گی۔ اس تاریخ میں وہ یورپ کے بادشاہوں کے ساتھ اپنے تعلق میں اخلاقی اختیار کے طور پر حکمران رہی۔ اس تاریخ کو بجا طور پر عہد تاریک کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے، اور وہ تمام تاریکی جو کسی بھی طرح اس تاریخ کے ساتھ وابستہ کی جا سکتی ہے (جہاں پاپائیت نے یورپ کے بادشاہوں پر حکومت کی) اس کی نسبت اسی بنیادی اقدام کی طرف کی جا سکتی ہے جس نے بعد کی تمام تاریکی کو جنم دیا۔ وہ اقدام کلیسا اور ریاست کے امتزاج کا تھا، یعنی یورپ کے بادشاہوں اور رومن کیتھولک کلیسیا کا اتحاد۔ کتاب مقدس کے مطابق ازدواجی رشتے میں مرد کو عورت پر حکمرانی دی گئی ہے، لیکن اس تاریخ میں جو بدکاری واقع ہوئی وہ مرد و عورت کے تعلق کے صحیح نظم سے بالکل الٹی تھی۔

ستر برس کے خاتمے پر ایک بڑا بحران برپا ہوگا، جب بائبل کی پیشگوئی کی وہ سلطنت اپنے انجام کو پہنچے گی جو اُس مدت میں دنیا پر حکمرانی کرتی ہے جب پاپائیت کو پیشگوئی کے اعتبار سے گویا فراموش کر دیا جاتا ہے۔ اُس سلطنت کے انہدام سے پیدا ہونے والا عالمی بحران کیتھولک چرچ کے لیے یہ دروازہ کھولے گا کہ وہ دنیا کو یہ بتانا شروع کرے کہ اُس سلطنت کے انہدام سے پیدا ہونے والے پر آشوب زمانوں سے گزرنے کے لیے دنیا کو رومن کیتھولک چرچ کے اخلاقی اختیار کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہوگا، جیسا کہ عہد تاریکی کی تاریخ سے واضح ہے۔

جب سلطنت ختم ہو جاتی ہے اور پاپائیت اپنے ماضی کے تجربے کا گیت گاتی ہے، ایک ایسا تجربہ جسے مورخین تاریکی قرار دیتے ہیں؛ تو وہ تاریک تاریخ آخر کیسے پاپائیت کے لیے ایسا پیغام بن سکتی ہے جو وہ زمین کے بادشاہوں تک پہنچائے اور انہیں اس کے ساتھ بدکاری کرنے پر قائل کر دے؟ ایک عظیم بحران میں کیوں گزشتہ ادوار کا تجربہ (اس کا گیت)، یعنی اس کے نبوتی طور پر فراموش کیے جانے سے پہلے کا تجربہ، زمین کے بادشاہوں کو یہ منطق فراہم کرے گا کہ وہ تاریکی کے تجربے کو اپنے عظیم بحران کے حل کے طور پر قبول کر لیں؟

ایک بڑا طبقہ، حتیٰ کہ وہ لوگ بھی جو رومن ازم کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے، اس کی قوت اور اثر و رسوخ سے بہت کم خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ دلیل دیتے ہیں کہ قرون وسطیٰ میں رائج ذہنی اور اخلاقی تاریکی نے اس کے عقائد، خرافات اور ظلم کے پھیلاؤ کو تقویت دی، اور یہ کہ جدید زمانے کی بلند تر ذہانت، علم کی عام اشاعت، اور مذہبی معاملات میں بڑھتی ہوئی رواداری عدم برداشت اور جبر کی بحالی کو روکتی ہے۔ اس روشن خیال دور میں ایسے حالات کے موجود ہونے کے خیال ہی کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ عظیم روشنی، ذہنی، اخلاقی اور مذہبی، اس نسل پر چمک رہی ہے۔ خدا کے مقدس کلام کے کھلے صفحات سے آسمانی روشنی دنیا پر ڈالی گئی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھا جائے کہ جتنی زیادہ روشنی عطا کی جاتی ہے، اتنی ہی زیادہ تاریکی ان کی ہوتی ہے جو اسے مسخ کرتے اور مسترد کرتے ہیں۔

بائبل کا دعا کے ساتھ مطالعہ پروٹسٹنٹوں پر پاپائیت کی حقیقی فطرت آشکار کر دے گا اور انہیں اس سے نفرت کرنے اور اس سے اجتناب کرنے پر آمادہ کرے گا؛ لیکن بہت سے لوگ اپنی ہی دانست میں اتنے دانا ہیں کہ وہ یہ ضرورت محسوس نہیں کرتے کہ عاجزی سے خدا کو تلاش کریں تاکہ وہ انہیں سچائی تک رہنمائی کرے۔ اپنی روشن خیالی پر فخر کرنے کے باوجود، وہ کلام مقدس اور خدا کی قدرت دونوں سے نا آشنا ہیں۔ انہیں اپنے ضمیر کو خاموش کرنے کا کوئی ذریعہ چاہیے، اور وہ وہی کچھ تلاش کرتے ہیں جو روحانی اعتبار سے کم ترین ہو اور جس میں نفس کو جھکانے کی سب سے کم ضرورت ہو۔ ان کی خواہش یہ ہے کہ خدا کو بھلانے کا ایسا طریقہ ہو جو بظاہر خدا کو یاد رکھنے کا طریقہ سمجھا جائے۔ پاپائیت ان سب کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بخوبی موزوں ہے۔ یہ انسانوں کی دو جماعتوں کے لیے تیار کی گئی ہے، جو تقریباً پوری دنیا کو اپنے دائرے میں سمیٹ لیتی ہیں — وہ جو اپنے اعمال کے باعث نجات پانا چاہتے ہیں، اور وہ جو اپنے گناہوں میں ہی نجات پانا چاہتے ہیں۔ یہی اس کی قوت کا راز ہے۔

"یہ ثابت ہو چکا ہے کہ عظیم فکری تاریکی کا ایک دن پاپائیت کی کامیابی کے لیے موافق ثابت ہوا ہے۔ یہ بھی ثابت ہو کر رہے گا کہ عظیم فکری روشنی کا ایک دن بھی اس کی کامیابی کے لیے اسی قدر موافق ہے۔ گزشتہ ادوار میں، جب لوگ کلام خدا سے اور سچائی کے علم سے محروم تھے، ان کی آنکھوں پر پٹیاں بندھی تھیں، اور ہزاروں اپنے قدموں کے لیے بچھا ہوا جال دیکھے بغیر پھنس گئے۔ اس نسل میں بہت سے ایسے ہیں جن کی آنکھیں انسانی قیاس آرائیوں کی چکاچوند، جسے غلط طور پر سائنس کہا جاتا ہے، سے خیرہ ہو جاتی ہیں؛ وہ جال کو پہچانتے نہیں، اور گویا آنکھوں پر پٹی بندھی ہو، اسی آسانی سے اس میں قدم رکھ دیتے ہیں۔ خدا کی منشا یہ تھی کہ انسان کی فکری قوتوں کو اپنے خالق کی طرف سے ایک عطیہ سمجھا جائے اور انہیں حق اور راستبازی کی خدمت میں لگایا جائے؛ لیکن جب تکبر اور جاہ طلبی کو پروان چڑھایا جاتا ہے، اور لوگ اپنے نظریات کو کلام خدا سے بلند رکھتے ہیں، تو عقل و دانش جہالت سے بڑھ کر نقصان پہنچا سکتی ہے۔ چنانچہ موجودہ زمانے کی جھوٹی سائنس، جو بائبل پر ایمان کو متزلزل کرتی ہے، پاپائیت کو اس کے دلکش ظواہر کے ساتھ قبول کیے جانے کے لیے راہ ہموار کرنے میں اتنی ہی کامیاب ثابت ہوگی جتنی کہ قرون وسطیٰ کے تاریک دور میں اس کے اقتدار میں اضافے کے لیے راہ کھولنے میں علم کو روک رکھنا ثابت ہوا تھا۔" عظیم تنازعہ، 572.

رومن کیتھولک تسلیم کرتے ہیں کہ سبت میں تبدیلی ان کی کلیسیا نے کی، اور اسی تبدیلی کو وہ کلیسیا کے اعلیٰ ترین اختیار کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ وہ اعلان کرتے ہیں کہ ہفتے کے پہلے دن کو سبت کے طور پر مان کر پروٹسٹنٹ کلیسیا کی امور الہی میں قانون سازی کی قدرت کو تسلیم کر رہے ہیں۔ رومی کلیسیا نے اپنی ناقابل خطا ہونے کے دعوے سے دستبرداری اختیار نہیں کی؛ اور جب دنیا اور پروٹسٹنٹ کلیسیائیں اس کے گھڑے ہوئے ایک جعلی سبت کو قبول کرتی ہیں، جبکہ وہ یہوواہ کے سبت کو رد کرتی ہیں، تو وہ عملاً اس دعوے کو مان لیتی ہیں۔ وہ اس تبدیلی کے لیے اختیار کا حوالہ دے سکتے ہیں، مگر ان کے استدلال کا مغالطہ آسانی سے آشکار ہو جاتا ہے۔ پاپسٹ اتنا زیرک ہے کہ وہ دیکھ لیتا ہے کہ پروٹسٹنٹ خود کو دھوکا دے رہے ہیں، اس معاملے کے حقائق پر دانستہ آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔ جیسے جیسے اتوار کی یہ روایت مقبولیت پاتی ہے، وہ مسرور ہوتا ہے، اس اعتماد کے ساتھ کہ یہ آخر کار پورے پروٹسٹنٹ عالم کو روم کے پرچم تلے لے آئے گی۔

سبت کی تبدیلی رومی کلیسیا کے اختیار کی علامت یا نشان ہے۔ جو لوگ چوتھے حکم کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے سچے سبت کی جگہ جھوٹے سبت کی پابندی اختیار کرتے ہیں، وہ اس طرح اس قوت کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں جس کے حکم ہی سے یہ فرض کیا گیا ہے۔ حیوان کی علامت پاپائی سبت ہے، جسے دنیا نے خدا کے مقرر کردہ دن کی جگہ قبول کر لیا ہے۔

لیکن پیشگوئی کے مطابق حیوان کا نشان حاصل کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ آزمائش کا وقت ابھی نہیں آیا۔ ہر کلیسیا میں سچے مسیحی موجود ہیں؛ رومن کیتھولک کلیسیا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ جب تک کسی کو روشنی نہ ملے اور وہ چوتھے حکم کی ذمہ داری کو نہ سمجھ لے، اسے مجرم قرار نہیں دیا جاتا۔ لیکن جب جعلی سبت کو نافذ کرنے کا فرمان جاری ہوگا، اور جب تیسرے فرشتے کی بلند پکار لوگوں کو حیوان اور اس کی مورت کی عبادت کے خلاف خبردار کرے گی، تو حق اور باطل کے درمیان حد فاصل صاف طور پر کھینچ دی جائے گی۔ تب جو لوگ پھر بھی نافرمانی میں قائم رہیں گے وہ اپنی پیشانیوں یا اپنے ہاتھوں پر حیوان کا نشان حاصل کریں گے۔

ہم تیز رفتاری سے اس زمانے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔ جب پروٹسٹنٹ کلیسیائیں ایک جھوٹے مذہب کو قائم رکھنے کے لیے دنیوی اقتدار کے ساتھ متحد ہو جائیں گی—جس کی مخالفت پر ان کے آباء و اجداد نے سخت ترین مظالم برداشت کیے—تو کلیسا اور ریاست کے مشترکہ اختیار کے ذریعے پاپائی سبت نافذ کیا جائے گا۔ ایک قومی ارتداد ہوگا، جو بالآخر قومی تباہی ہی پر ختم ہوگا۔ بائبل ٹریننگ اسکول، 2 فروری، 1913۔

ہم اب ان پانچ علامتوں پر گفتگو کر چکے ہیں جن کی ہم شناخت کرنا چاہتے ہیں، اس سے پہلے کہ ہم خود اس باب کو پوری طرح زیر بحث لائیں۔ بائبل کی نبوت میں شہر سے مراد ایک بادشاہی ہوتی ہے اور یسعیاہ باب تینیس میں دو بادشاہیاں بیان کی گئی ہیں جو آپس میں گہرا تعلق رکھتی ہیں، مگر واضح طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پہلی "تاج بخش شہر" ہے اور دوسری "تاجر شہر"۔ آخری ایام میں اڑدہا، درندہ اور جھوٹے نبی کے تین گنا اتحاد پر جو قوت قابض ہوگی، وہ پاپائیت ہے۔ یہ وہ بادشاہی ہے جس کے پاس تاج ہے۔

جب ہم آخری بحران کے قریب پہنچتے ہیں، یہ نہایت اہم ہے کہ خداوند کے آلہ کاروں کے درمیان ہم آہنگی اور اتحاد موجود ہو۔ دنیا طوفان، جنگ اور اختلاف سے بھری ہوئی ہے۔ تاہم ایک ہی سردار—پاپائی اقتدار—کے ماتحت لوگ خدا کے گواہوں کے وسیلے خدا کی مخالفت کرنے کے لیے متحد ہو جائیں گے۔ یہ اتحاد اس عظیم مرتد کے ذریعے مضبوط کیا جاتا ہے۔ جب وہ حق کے خلاف جنگ میں اپنے کارندوں کو یکجا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اس کے حامیوں کو تقسیم کرنے اور منتشر کرنے پر بھی کام کرے گا۔ اختلاف اور پھوٹ پیدا کرنے کے لیے وہ حسد، بدگمانی اور بدگوئی کو ہوا دیتا ہے۔ گواہیاں، جلد 7، صفحہ 182۔

تاج والی سلطنت صورے، جس کے معنی "چٹان" ہیں۔ اس باب میں صور پاپائیت کی نمائندگی کرتا ہے جو مسیح کی نقالی کرتی ہے، کیونکہ پاپائیت مخالف مسیح ہے۔ لفظ "اینٹی" جو "اینٹی کرائسٹ" میں آتا ہے، اس کا مطلب "کی جگہ" ہے۔ پاپائیت ہر سطح پر مسیح کی نقالی کرنے کی کوشش کرتی ہے، اور صور نام کا مطلب "چٹان" ہے، کیونکہ پاپائیت "چٹان ازل" کی نقل ہے۔

یہ مشورہ صور، اس تاج بخش شہر کے خلاف کس نے کیا ہے، جس کے تاجر شہزادے ہیں اور جس کے سوداگر اہل زمین کے معززین ہیں؟ رب الافواج نے یہ ارادہ کیا ہے تاکہ ہر جلال کے تکبر کو داغدار کرے اور اہل زمین کے تمام معززین کو بے قدر بنا دے۔ اے ترشیس کی بیٹی، اپنے ملک میں دریا کی طرح گزر جا؛ اب کوئی قوت باقی نہیں رہی۔ اس نے سمندر پر اپنا ہاتھ پھیلایا، اس نے سلطنتوں کو ہلا دیا؛ رب الافواج نے شہر تجارت کے خلاف حکم دیا ہے کہ اس کے قلعوں کو برباد کر دیا جائے۔ اشعیا 11-23:8

ہم یہ دکھانے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ متعدد گواہوں کی رو سے "سلطنتوں کو ہلا دینا" خدا کے ذریعے، اسلام کے واسطے سے، انجام پاتا ہے۔ اسلام وہ قوت ہے جو قوموں کو غضب ناک کرتی ہے اور قوموں کو ہلانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس مرحلے پر ہم اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ خداوند نے طے کر رکھا ہے کہ "زمین کے تمام معززین" کو، جو "سوداگر" اور "بیوپاری" ہیں اور جن کے "مضبوط گڑھ" تباہ کیے جانے ہیں، رسوا کرے۔ "تجارت کا شہر" اور "تاج بخش شہر" نے "آسمان کی ناخوشنودی کو بھڑکا دیا ہے" اور خداوند نے ان کے "مضبوط گڑھ" کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا ہے، اور اس سے مراد معیشت ہے۔ معیشت کا انہدام امریکہ میں اتوار کے قانون سے پہلے واقع ہوتا ہے، کیونکہ اتوار کے قانون سے پہلے امریکہ کے شہری یہ مطالبہ کر رہے ہوتے ہیں کہ انہیں "الہی فضل اور دنیاوی خوشحالی" کی طرف واپس لایا جائے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ خدا کے فیصلے اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے جب تک اتوار کو "سختی سے نافذ" نہ کیا جائے۔ بائبل کے متعدد گواہ اس بات پر متفق ہیں کہ ہم دنیا کی معیشت میں ایک زبردست انہدام کے دہانے پر ہیں۔ وہ انہدام اتوار کے قانون سے پہلے رونما ہوتا ہے، بالکل جیسے 1837 کا انہدام 22 اکتوبر 1844 سے پہلے پیش آیا تھا۔

اور پھر بڑا فریب کار لوگوں کو اس پر آمادہ کرے گا کہ وہ سمجھیں کہ جو خدا کی خدمت کرتے ہیں، یہی ان آفتوں کا سبب ہیں۔ وہ طبقہ جس نے آسمان کی ناراضی بھڑکائی ہے، اپنی تمام مصیبتوں کا الزام ان پر رکھے گا جن کی خدا کے احکام کی اطاعت خطاکاروں کے لیے مسلسل ملامت ہے۔ یہ اعلان کیا جائے گا کہ لوگ اتوار کے سبت کی خلاف ورزی کر کے خدا کو ناراض کر رہے ہیں؛ کہ اسی گناہ نے وہ آفتیں لائی ہیں جو اس وقت تک نہیں تھمیں گی جب تک اتوار کی پابندی سختی سے نافذ نہ کی جائے؛ اور یہ کہ جو لوگ چوتھے حکم کے تقاضوں کو پیش کرتے ہیں، اس طرح اتوار کی حرمت کو زائل کرتے ہوئے، وہ قوم کے لیے مصیبت کھڑی کرنے والے ہیں، جو ان کی الہی عنایت اور دنیاوی خوشحالی کی بحالی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ یوں خدا کے خادم کے خلاف قدیم زمانے میں جو الزام لگایا گیا تھا وہ پھر دہرایا جائے گا، اور اتنی ہی مضبوط بنیادوں پر: 'اور ایسا ہوا کہ جب اخاب نے ایلیا کو دیکھا تو اخاب نے اس سے کہا، کیا تو ہی ہے جو اسرائیل کو مصیبت میں ڈالتا ہے؟ اور اس نے جواب دیا، میں نے اسرائیل کو مصیبت میں نہیں ڈالا، بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانہ، اس لیے کہ تم نے خداوند کے احکام کو ترک کیا ہے اور تو بعلوں کے پیچھے چل پڑا ہے۔' 18:17، 18۔ جب لوگوں کا غضب جھوٹے الزامات سے بھڑکایا جائے گا، تو وہ خدا کے سفیروں کے ساتھ بہت حد تک وہی روش اختیار کریں گے جو مرتد اسرائیل نے ایلیا کے ساتھ اختیار کی تھی۔ عظیم کشمکش، 590۔

کوہ کرمل پر ایلیاہ کا بعل کے نبیوں اور اشیرہ کے کاہنوں سے مقابلہ اتوار کے قانون کی نمائندگی کرتا ہے۔ کلیسیا کے لیے پیغام یہ تھا: "آج ہی چن لو کہ تم کس کی خدمت کرو گے۔" جب یہ تاریخ اتوار کے قانون پر دہرائی جائے گی تو سوال ہوگا: "تم کون سا دن چننے جا رہے ہو، کیونکہ جو دن تم چنتے ہو وہی بتاتا ہے کہ تم کس کی خدمت کرتے ہو۔" کوہ کرمل سے پہلے ساڑھے تین سال کی سخت خشک سالی تھی۔ اتوار

کے قانون سے پہلے اتوار کے قوانین کا ایک سلسلہ ہوتا ہے، لیکن اُن پر "سختی سے عمل درآمد" نہیں ہوا ہوتا۔ اتوار کے قانون کے ساتھ وابستہ اصول یہ ہے کہ قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ 321ء میں کانسنٹائن نے اتوار کا قانون نافذ کیا، اور تھوڑے ہی عرصے بعد مکاشفہ باب آٹھ کے پہلے چار نرسنگوں نے 476ء تک غربی روم کو اس کے انجام تک پہنچانا شروع کر دیا۔ کانسنٹائن کی داستان اس لیے اہم ہے کہ اس میں اتوار کی تدریجی تعظیم اور ساتھ ہی ساتویں دن کے سبت پر تدریجی پابندیاں شامل تھیں۔ یہ تدریجی تاریخ اس وقت اپنے انجام تک پہنچی جب شہریوں کو اتوار منانے پر مجبور کیا گیا، یا سبت رکھنے پر ستایا گیا۔ یہی انجام ریاست ہائے متحدہ میں بڑھتی ہوئی اتوار کی قانون سازی کا بھی ہے۔ اتوار کی عبادت کے نفاذ کے ساتھ وابستہ ایک اصول یہ ہے: "قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے۔" اس اصول کا مطلب یہ ہے کہ مکاشفہ باب تیرہ آیت گیارہ کے حقیقی اتوار کے قانون سے پہلے، اتوار کے قوانین کے نفاذ میں اضافہ خدا کے عذابوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ ہر ایک قانون کا نفاذ ایک مطابق تباہی لے آئے گا۔ جن عذابوں کا الزام شہری سبت رکھنے والوں پر لگاتے ہیں کہ گویا وہ ان کا سبب ہیں، وہ دراصل اتوار کی قانون سازی کے بڑھتے ہوئے نفاذ کی وجہ سے آتے ہیں۔ ہم نے "عظیم کشمکش" سے ایک اقتباس شامل کیا ہے، جس کا عنوان میں نے "اتوار کی پیش رفت" رکھا ہے۔ میں سفارش کروں گا کہ آپ اسے دوبارہ پڑھیں۔ یہ "روح نبوت" کے زمرے میں ہے۔

خدا نے آخری دنوں میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ ظاہر کر دیا ہے، تاکہ اُس کے لوگ مخالفت اور قہر کے طوفان کے مقابل کھڑے ہونے کے لیے تیار ہوں۔ جنہیں اپنے آگے آنے والے واقعات سے خبردار کیا گیا ہے، اُن کے لیے یہ مناسب نہیں کہ آنے والے طوفان کے انتظار میں سکون سے بیٹھ رہیں اور اپنے آپ کو اس خیال سے تسلی دیں کہ مصیبت کے دن خداوند اپنے وفاداروں کو پناہ دے گا۔ ہمیں اپنے خداوند کے منتظر لوگوں کی مانند ہونا چاہیے—کاہلانہ توقع میں نہیں، بلکہ غیر متزلزل ایمان کے ساتھ سنجیدہ کام میں۔ یہ وہ وقت نہیں کہ ہم اپنے ذہنوں کو معمولی باتوں میں الجھا دیں۔ جب لوگ سو رہے ہیں، شیطان سرگرمی سے معاملات اس طرح ترتیب دے رہا ہے کہ خداوند کے لوگوں کو نہ رحم ملے نہ انصاف۔ اتوار کی تحریک اب تاریکی میں اپنا راستہ بنا رہی ہے۔ قائدین اصل مسئلہ چھپا رہے ہیں، اور بہت سے لوگ جو اس تحریک میں شامل ہیں خود نہیں دیکھتے کہ زیریں رو کس طرف جا رہی ہے۔ اس کے دعوے نرم اور بظاہر مسیحی ہیں، مگر جب وہ بولے گی تو اڑدہا کی روح آشکار ہو جائے گی۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنی بساط بھر پر کام کریں تاکہ اس لاحق خطرے کو ٹالا جا سکے۔ ہمیں چاہیے کہ لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو صحیح روشنی میں پیش کر کے تعصب کو بے اثر کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں اُن کے سامنے زیر بحث اصل سوال لانا چاہیے، تاکہ ضمیر کی آزادی کو محدود کرنے والی تدابیر کے خلاف نہایت مؤثر احتجاج پیش کیا جا سکے۔ ہمیں صحائف کی تحقیق کرنی چاہیے اور اپنے ایمان کی وجہ بیان کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔ نبی کہتا ہے: 'شریر شریری کریں گے، اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا؛ لیکن دانا سمجھیں گے'۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 5، صفحہ 452۔

اتوار کی قانون سازی کی تحریک کو پہچاننا مشکل ہے، کیونکہ وہ "تاریکی" میں اپنا راستہ بنا رہی ہے اور پاپائیت "چپکے چپکے اور کسی کے گمان میں آئے بغیر" اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے اپنی قوتوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ "یہ حقیقت ہے کہ تاریکی میں اتوار کی قانون سازی منظور کرانے کا کام ایک لاکھ چوالیس ہزار کی آزمائش کے عمل کا مرکزی معاملہ ہے۔ دانیال اور سسٹر وانٹ کے مطابق "بدکاروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا"۔ دانیال کے "بدکار"، متی کی "نادان کنواریاں" ہیں، جنہیں سسٹر وانٹ لاودیکیوں کے طور پر شناخت کرتی ہیں۔ دانا لوگ ان واقعات کو سمجھیں گے جو اس وقت پیش آ رہے ہیں، چلے ہمارے گرد کی تاریخ خدا کے کلام کی تردید کرتی ہوئی نظر آئے۔ کیا ہم خدا کے کلام پر ایمان رکھتے ہیں یا اپنے اردگرد ہونے والے واقعات پر؟ پھر بھی ہمیں پہلے سے خبردار کیا گیا ہے کہ انجام نوح کے دنوں کی مانند ہوگا۔

دنیا، ہنگامہ آرائی سے بھری ہوئی، خدا لذتوں سے معمور، سو رہی ہے—نفسانی اطمینان کی نیند سو رہی ہے۔ لوگ خداوند کی آمد کو دور کی بات سمجھ رہے ہیں۔ وہ تنبیہات پر ہنستے ہیں۔ تکبر سے

یہ شیخی ماری جاتی ہے، 'ابتدا سے ہی سب چیزیں ویسی ہی چل رہی ہیں جیسی تھیں۔' 'کل بھی آج ہی کی مانند ہوگا، بلکہ بہت زیادہ فراوانی سے۔' 2 پطرس 3:4؛ یسعیاہ 56:12۔ ہم عیش پرستی میں اور بھی آگے بڑھیں گے۔ لیکن مسیح فرماتا ہے، 'دیکھو، میں چور کی مانند آتا ہوں۔' مکاشفہ 16:15۔ اسی وقت جب دنیا تمسخر کے ساتھ پوچھتی ہے، 'اس کے آنے کا وعدہ کہاں ہے؟' نشانیاں پوری ہو رہی ہیں۔ جب وہ پکاریں، 'امن و امان'، تو اچانک ہلاکت آ پڑتی ہے۔ جب ٹھٹھا باز، حق کو ٹھکرانے والا، گستاخ ہو جاتا ہے؛ جب کمائی کے طرح طرح کے دھندوں میں روزمرہ کا کام اصولوں کی پروا کیے بغیر جاری رہتا ہے؛ جب طالب علم اپنی بائبل کے سوا ہر چیز کا علم ہے تابی سے ڈھونڈتا ہے، مسیح چور کی مانند آتا ہے۔

دنیا کی ہر چیز اضطراب میں ہے۔ وقت کی نشانیاں تشویشناک ہیں۔ آنے والے واقعات اپنی پرچھائیاں پہلے ڈال دیتے ہیں۔ خدا کی روح زمین سے پیچھے ہٹ رہی ہے، اور سمندر اور خشکی میں آفت پر آفت آ رہی ہے۔ طوفان، زلزلے، آگ، سیلاب، اور ہر طرح کے قتل ہو رہے ہیں۔ مستقبل کون جان سکتا ہے؟ تحفظ کہاں ہے؟ انسانی یا دنیوی کسی چیز میں کوئی بھروسا نہیں۔ لوگ تیزی سے اپنے چنے ہوئے پرچم کے نیچے صف آرا ہو رہے ہیں۔ وہ بے قراری سے اپنے رہنماؤں کی حرکات و سکنات پر نظر رکھ رہے ہیں اور منتظر ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو ہمارے خداوند کے ظہور کے لیے انتظار کر رہے ہیں، نظر رکھ رہے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔ ایک اور طبقہ پہلے عظیم مرتد کی سپہ سالاری میں صف آرا ہو رہا ہے۔ دل و جان سے کم ہی لوگ یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے سامنے ایک دوزخ ہے جس سے بچنا ہے اور ایک جنت ہے جسے پانا ہے۔

بحران آہستہ آہستہ چپکے سے ہم پر آپہنچ رہا ہے۔ آسمان میں سورج اپنے معمول کے مدار پر گردش کرتے ہوئے چمک رہا ہے، اور افلاک اب بھی خدا کے جلال کا اعلان کرتے ہیں۔ لوگ اب بھی کہا پی رہے ہیں، کاشتکاری اور تعمیر میں لگے ہیں، شادیاں کر رہے ہیں اور اپنے عزیزوں کی شادیاں کروا رہے ہیں۔ تاجر اب بھی خرید و فروخت میں مصروف ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے دھکم پیل کر رہے ہیں، سب سے اونچی جگہ کے لیے برسرا پیکار ہیں۔ عیش پرست اب بھی تھیٹروں، گھڑ دوڑ کے میدانوں اور قمار خانوں کی طرف امدت چلے آ رہے ہیں۔ جوش و خروش اپنی انتہا پر ہے، پھر بھی مہلتِ توبہ کی گھڑی تیزی سے ختم ہوتی جا رہی ہے، اور ہر ایک کے بارے میں ابدی فیصلہ ہونے ہی والا ہے۔ شیطان دیکھ رہا ہے کہ اس کے پاس وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس نے اپنے تمام وسائل اور کارندے متحرک کر دیے ہیں تاکہ لوگ دھوکا کھائیں، فریب میں پڑے رہیں، مصروف و منہمک اور مسحور رہیں، یہاں تک کہ مہلتِ توبہ کا دن ختم ہو جائے اور در رحمت ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے۔

سنجیدگی سے صدیوں کے پار کوہ زیتون سے ہمارے خداوند کے تنبیہی کلمات ہم تک پہنچتے ہیں: 'اپنے آپ پر نگاہ رکھو، مبدا کسی وقت تمہارے دل زیادتی، شراب نوشی اور اس زندگی کی فکروں سے بوجھل ہو جائیں، اور یوں وہ دن تم پرے خبری میں آ پڑے۔' 'پس جاگتے رہو اور ہر وقت دعا کرتے رہو تاکہ تم ان سب باتوں سے بچنے کے لائق ٹھہرائے جاؤ جو پیش آئیں گی، اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہو سکو۔' خواہش، عصور، 635، 636۔

اشعیاہ کے باب تئیس میں صیدون ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے اور صور پاپائیت ہے۔ صور اور صیدون بحیرہ روم کے ساحل پر واقع قدیم فینیقی ہم عصر شہر تھے۔ وہ اپنی سمندری تجارت، دولت اور قدیم دنیا میں اثر و رسوخ کے لیے مشہور تھے۔ اس عبارت میں صیدون اور اس کے "سوداگر" نے ترسیس کو مالا مال کیا۔ صیدون کے سوداگر "سیحور کے بیج" کی تجارت کرتے تھے، جو "ایک دریا کی فصل" ہے، اور "دریا کا پھل" ہے، اور یہی "اس کی آمدنی" ہے، کیونکہ وہ "قوموں کی منڈی" ہے۔ تمام انبیا دنیا کے انجام کے بارے میں بولتے ہیں، تو دنیا کے آخر میں قوموں کی منڈی کون ہے؟ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے۔

سیحور مصر کا ایک دریا ہے (غالباً دریائے نیل کا ڈیلٹا) اور اسے دنیا کی دولت کی نمائندگی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، کیونکہ مصر دنیا کی علامت ہے۔ صیدون کی "کنواری بیٹی" امریکہ کی آخری نسل کی نمائندگی کرتی ہے، اور وہ اس مارشل لا سے دبی ہوئی ہے جو اتوار کے قانون کے ساتھ آتا ہے،

اور اس قومی تباہی سے بھی جو فوراً اس کے بعد واقع ہوتی ہے۔ صیدوں کی وہ کنواریاں صور کے بارے میں کیے گئے سوال سے ڈانٹ کھاتی ہیں کہ، "کیا یہ تمہارا پرمسرت شہر" (مملکت) ہے جس میں امریکہ خوش ہوا کرتا تھا؟ کیا یہ وہ مملکت ہے جس کی 'قدامت قدیم زمانوں کی ہے'، جب کہ عبارت کے مطابق اسے نمرود نے سیلاب کے فوراً بعد قائم کیا تھا؟

خدا نے "صور، تاجدار شہر" کو سزا دینے کا فیصلہ اور "ارادہ" کر لیا ہے۔ پاپائیت پر آنے والی سزا میں دنیا کے مالیاتی ڈھانچے کا انہدام بھی شامل ہے، کیونکہ "خداوند نے" "صیدوں" "تجارتی شہر" (ریاست ہائے متحدہ) کے خلاف "ایک حکم" "دیا ہے"۔ اس کا حکم "مضبوط قلعوں کو برباد کرنے"، یعنی ریاست ہائے متحدہ کی معیشت کو تباہ کرنے کا، دراصل سبت کا حکم ہے، کیونکہ قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آتی ہے۔

پاپائیت کی سزا اس وقت شروع ہوتی ہے جب امریکہ کی معیشت کی تباہی کے ردعمل میں پوری دنیا میں معاشی انہدام برپا ہو جاتا ہے۔ صیدوں کی معیشت کے ساتھ ایک "گھر" منسوب ہے، جو یوں ایک مالیاتی ڈھانچے کی نمائندگی کرتا ہے جو تباہ کر دیا جاتا ہے، کیونکہ اب اس میں داخل ہونا ممکن نہیں رہتا۔ اس "گھر" سے نہ کوئی سرمایہ کاری باقی رہتی ہے نہ منافع، کیونکہ وہ تباہ ہو چکا ہے۔ یہ تباہی اتوار کے قانون کے وقت واقع ہوتی ہے، اگرچہ اتوار کے قانون سے پہلے ہی عذاب مسلسل بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ انہدام آئے گا تو پاپائیت، امریکہ اپنے تاجر امراء اور معزز سوداگروں سمیت، اور ترسیس کے جہاز "چلائیں" گے۔

اس عبارت میں "ترسیس" کا مقام قدیم زمانے کی دولت سے وابستہ ہے، اور بائبل میں ترسیس کے جہاز اقتصادی طاقت کی اہم ترین علامت ہیں۔

کیونکہ بادشاہ کے جہاز حورام کے خدام کے ساتھ ترسیس کو جاتے تھے۔ ہر تین برس کے بعد ایک بار ترسیس کے جہاز سونا، چاندی، ہاتھی دانت، بندر اور مور لے آتے تھے۔ اور بادشاہ سلیمان دولت اور حکمت میں زمین کے سب بادشاہوں سے بڑھ گیا۔ تواریخ ثانی ۹:۲۱، ۳۲۔

جہاز معاشی طاقت کی نمائندگی کرتے ہیں، اور بائبل کی نبوت میں ترسیس سرفہرست معاشی جہاز ہے۔ ترسیس کی آخری نسل، جسے "ترسیس کی بیٹی" سے تعبیر کیا گیا ہے، سے کہا گیا ہے کہ 'اپنے ملک میں دریا کی مانند گزر جا، اور وہ یہ پاتی ہے کہ اس کی سرزمین میں 'اب طاقت باقی نہیں رہی' اور وہ صور کی بادشاہی پر اب مزید 'خوشی' نہیں منا سکتی۔ جس قوت کی وہ تلاش میں تھے وہ صیدوں کی سابقہ معاشی طاقت تھی، مگر وہ ختم ہو چکی تھی کیونکہ سمندر نے یہ کہہ کر آواز دی تھی: 'میں نہ درد زہ برداشت کرتی ہوں، نہ بچے جنتی ہوں، نہ جوانوں کی پرورش کرتی ہوں، نہ کنواریوں کی پرورش کرتی ہوں، یوں سمندر کی آخری نسل کی نشاندہی ہوئی، یعنی دنیا کی قومیں جو دنیا کی معیشت کی تباہی پر نوحہ کناں ہیں، اور اسی موڑ پر دنیا کے لوگ اس حقیقت سے بیدار ہوتے ہیں کہ وہ زمین کی تاریخ کی آخری نسل ہیں، اور ابدی زندگی کی تیاری کے لیے بہت دیر ہو چکی ہے۔

"جلد ہی، جب انسان کے حواس پر ابدی مناظر کی حقیقت منکشف ہوگی، تو پیسے کی قدر بہت اچانک کم ہو جائے گی۔" Evangelism, 62۔

اس بیان میں دو "رپورٹیں" یا پیغامات ہیں جو سب کے لیے رنج کا باعث ہیں۔ پہلی "رپورٹ" مصر سے متعلق ہے اور دوسری "رپورٹ" صور کے بارے میں ہے۔ مصر کی "رپورٹ" ماضی کے صیغے میں ہے، کیونکہ اشعیا کہتا ہے، "جیسے کہ مصر کے بارے میں رپورٹ پر"، اور یوں ظاہر ہوتا ہے کہ خدا نے صیدوں (امریکہ) کو ہلاک کرنے سے پہلے مصر کے ساتھ کچھ کیا تھا۔ جو کچھ خدا نے مصر کے ساتھ کیا—جو مصر کی اسی "رپورٹ" کی نمائندگی کرتا ہے—وہ یہ تھا کہ اس نے پہلی بار جب ایک منتخب قوم کے ساتھ

عہد باندھا، اُس کے تعلق سے مصر کو تباہ کیا۔ یہ دونوں رپورٹیں دراصل ایک ہی "رپورٹ" ہیں۔ مصر کی رپورٹ آغازے اور صور کی رپورٹ انجام۔ الفا اور اومیگا نے آخری ایام میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ عہد کو اس موضوع کی ابتدائی تاریخ کے ذریعے واضح کیا ہے۔ مصر کے بارے میں "رپورٹ" بحر قلزم سے نجات ہے جب فرعون اور اس کا لشکر ہلاک ہوا، جو خدا کی قوم کی آخری نجات کی تمثیل ہے، جس کی نمائندگی اُس "رپورٹ" سے ہوتی ہے جو "بار صور" ہے۔

بائبل میں جس طاقت کا ذکر ہے جو ترشیس کے جہازوں کو تباہ کرتی ہے، وہ اسلام ہے۔ اسلام کے موضوع کو بعد میں اٹھایا جائے گا، لہذا ہم اس موضوع پر زیادہ تفصیل سے بعد میں گفتگو کریں گے۔ اسے اس عبارت میں "Chittim" کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو قبرص کے لیے ایک قدیم لفظ ہے، اور عبارت کہتی ہے کہ صیدوں اور صور کی تباہی "Chittim" سے ظاہر کی گئی ہے۔ اسلام کی علامت میں بائبل کی پیشگوئی میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی تباہی کی ایک نہایت مخصوص تصویر کشی شامل ہے۔

کتاب یسعیاہ میں جن دنوں اور برسوں کا حوالہ دیا گیا ہے اُن کا تعاقب کرنا اہم ہے، کیونکہ وہ اکثر اُن کے بعد آنے والے حصے کے نبوی زمانے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یسعیاہ باب تیس، باب بائیس میں "وادی رویا" کے "بار" کے بعد آتا ہے؛ اس سے پہلے باب اکیس آتا ہے جس میں تین "بار" ہیں، اور یہ تینوں اسلام کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس سے بھی پہلے، باب بیس کی پہلی آیت میں نبوی تاریخ کا وہ پس منظر قائم کیا گیا ہے جس میں بعد کے ابواب میں آنے والی تباہی کی پیشین گوئیاں متعین کی گئی ہیں۔

اُس سال جب ترتان اشدود آیا (جب آشور کے بادشاہ سرجون نے اسے بھیجا)، اُس نے اشدود کے خلاف جنگ کی اور اس پر قبضہ کر لیا۔ اشعیاہ 20:1

لفظ "ترتان" یا تو ایک نام ہو سکتا ہے یا غالباً کسی فوجی سردار کا لقب ہے۔ ترتان مصر کے شہر اشدود آیا اور اس تاریخی دور میں، جب اشوری بتدریج دنیا پر قابض ہو رہے تھے، اسے فتح کر لیا۔ اشور بابل کی علامت تھا۔ اشور اور بابل دونوں شمال سے آنے والی بادشاہیاں تھیں، ایسی بادشاہیاں جنہیں "شیر" کہا گیا جو خدا کی بھیڑوں کو "بکھیر" دیتے تھے، اور دونوں کو ایک ہی سزا ملتی ہے۔ اشور پہلے تھا، بابل آخری تھا۔

اسرائیل ایک پراگندہ بھیڑ ہے؛ شیروں نے اسے ہانک کر بھگا دیا ہے: پہلے آشور کے بادشاہ نے اسے نکل لیا؛ اور آخر میں یہ نیوکدنصر، بادشاہ بابل، نے اس کی ہڈیاں توڑ ڈالیں۔ پس رب الافواج، اسرائیل کے خدا، یوں فرماتا ہے: دیکھو، میں بابل کے بادشاہ اور اس کے ملک کو سزا دوں گا، جیسے میں نے آشور کے بادشاہ کو سزا دی۔ یرمیاہ 50:17، 18.

پیش گوئی کے لحاظ سے وہ دونوں "متکبر آشوری" ہیں۔

جب اسور کا متکبر بادشاہ سنحاریب نے خدا کی اہانت کی اور کفر آمیز باتیں کیں، اور اسرائیل کو ہلاکت کی دھمکی دی، تو 'یوں ہوا کہ اسی رات خداوند کا فرشتہ نکلا اور اسور کے لشکر میں ایک لاکھ پچاسی ہزار کو ہلاک کیا۔' سنحاریب کی فوج میں سے 'سب زور آور مرد اور پیشوا اور سردار کاٹ ڈالے گئے۔' سو وہ شرمندہ ہو کر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ [2 سلاطین 19:35؛ 2 تواریخ 32:21]۔ عظیم کشمکش، 512.

وہ سال جب "ترتان اشدود آیا" اور "اسے فتح کر لیا"، دنیا پر پاپائی اقتدار کی تدریجی تسخیر کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں دکھایا گیا ہے۔ اتوار کے قانون کے بحران کی تاریخ—جو تفتیشی عدالت کے "آخری دن" ہیں اور جو براہ راست تنفیذی عدالت (سات آخری بلاہیں) کی طرف لے جاتی ہے—وہی تاریخی پس منظر ہے جس کی نمائندگی اس "سال" سے ہوتی ہے جب ترتان اشدود آیا۔ اسی تاریخ کے سیاق میں یسعیاہ پھر اسلام کے بارے میں عذاب کی تین پیشگوئیاں دیتا ہے، ایک لاوڈیکیائی ایڈونٹسٹ ازم کے بارے میں، اور پھر بار صور۔ باب چوبیس سات

آخری بلاہوں کی کلاسیکی مثالوں میں سے ایک ہے، جس کے بعد باب پچیس آتا ہے جو خدا کے لوگوں کی آخری نجات کی نمائندگی کرتا ہے، جہاں ہم بڑے وقت مصیبت کے دوران خدا کے لوگوں کو سب سے معروف بیانات میں سے ایک کا اظہار کرتے ہوئے پاتے ہیں۔

اور اُس دن کہا جائے گا، دیکھو، یہ ہمارا خدا ہے؛ ہم نے اُس کا انتظار کیا، اور وہ ہمیں نجات دے گا۔ یہ خداوند ہے؛ ہم نے اُس کا انتظار کیا، ہم اُس کی نجات میں شادمان اور مسرور ہوں گے۔ اشعیاہ 25:9

ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ دانشمند کنواریاں ہیں جنہوں نے شادی میں اپنے خداوند کے آنے کا انتظار کیا، اگرچہ اُس نے دس کنواریوں کی تمثیل کے مطابق تاخیر کی۔ وہ لودیکیہ والے نہیں، وہ فلادلفیہ والے ہیں۔ اب تک یہ مضمون سیاق و سباق قائم کر رہا تھا۔

1798 میں، نپولین نے پوپ کو قید کر لیا، اور یوں نبوتی مہلک زخم لگا دیا جو مکاشفہ 13 کے مطابق دنیا کے اختتام پر شفا پاتا ہے۔ اسی وقت، ریاست ہائے متحدہ نے دانی ایل 2، 7، 8 اور 11 اور مکاشفہ 12، 13، 16، 17 اور 18 کے مطابق بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت کے طور پر اپنی جگہ لے لی۔ اس کے بعد سے ریاست ہائے متحدہ کے ریپبلکن سینگ اور پروٹسٹنٹ سینگ (ایڈونٹ ازم) دونوں پاپائیت کی حقیقت کو بھول گئے ہیں۔ 1798 وہ پہلا سال ہے جب باقی دنیا کی قوموں نے ریاست ہائے متحدہ کو ایک خودمختار قوم کے طور پر تسلیم کیا، اور یہی وہ سال بھی ہے جب تاریخ میں پہلے فرشتے کا پیغام آیا۔

اس وقت پروٹسٹنٹوں کا "شعار" تھا: "بائبل، اور صرف بائبل۔" پروٹسٹنٹ خود کو صرف بائبل کے محافظ سمجھتے ہیں، اور جب دوسرے فرشتے کی آمد پر ایڈونٹسٹ تحریک نے ان کا پرچم سنبھالا تو انہوں نے اسی "شعار" کو قبول کیا، اور بعد ازاں انہیں "کتاب کے لوگ" کہا جانے لگا۔ ولیم ملر کی خدمت کے ذریعے انہیں اصولوں کا ایک مجموعہ دیا گیا تھا، جو اگر درست طور پر بروئے کار لایا جائے تو بائبل کے معانی پر اس شخص کے سامنے کھول دیتا ہے جو سننا چاہتا ہو۔ نبوی تعبیر کے ملر کے اصول وہی ہیں جن کے بارے میں الہام کہتا ہے کہ اگر ہمیں تیسرے فرشتے کا پیغام دینا ہے تو ہمیں ان کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

مسیح نے فرمایا، 'جو کوئی میرے پیچھے آنا چاہے، وہ اپنے آپ کا انکار کرے، اپنی صلیب اٹھائے، اور میرے پیچھے چلے۔' پھر انہوں نے فرمایا، 'میں دنیا کا نور ہوں؛ جو میری پیروی کرتا ہے وہ تاریکی میں نہ چلے گا۔' سچائی کا نور ایک جلتے ہوئے چراغ کی مانند پھیل رہا ہے، اور جو لوگ نور سے محبت رکھتے ہیں وہ تاریکی میں نہ چلیں گے۔ وہ کلام مقدس کا مطالعہ کریں گے، تاکہ انہیں یقینی طور پر معلوم ہو کہ وہ سچے چرواہے کی آواز سن رہے ہیں، نہ کہ کسی اجنبی کی۔

جو لوگ تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی میں مصروف ہیں، وہ صحائف کو اسی طریقے پر کھنگال رہے ہیں جیسے فادر ملر نے اختیار کیا تھا۔ 'Chronology of the Prophecies and Prophetic Chronology' نامی چھوٹی کتاب میں، فادر ملر بائبل کے مطالعے اور تفسیر کے لیے درج ذیل سادہ مگر معقول اور اہم اصول بیان کرتے ہیں:

1. ہر لفظ کا بائبل میں پیش کردہ موضوع سے درست تعلق ہونا چاہیے؛ 2. تمام کلام مقدس ضروری ہے، اور محنت و لگن اور مطالعہ کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے؛ 3. ایمان سے، بغیر شک و تردد کے مانگنے والوں سے، کلام مقدس میں ظاہر کی گئی کوئی بات نہ چھپ سکتی ہے نہ چھپی رہے گی؛ 4. تعلیم کو سمجھنے کے لیے، جس موضوع کو آپ جاننا چاہتے ہیں، اس پر متعلقہ تمام مقامات کلام مقدس کو یکجا کریں، پھر ہر لفظ کو اپنا مناسب اثر ڈالنے دیں؛ اور اگر آپ بغیر کسی تضاد کے اپنا نظریہ قائم کر سکتے ہیں، تو آپ غلطی پر نہیں ہو سکتے؛ 5. کلام مقدس کو اپنا شارح خود ہونا چاہیے، کیونکہ وہ اپنے آپ میں قاعدہ ہے۔ اگر میں اس کی تشریح کے لیے کسی استاد پر انحصار کروں، اور وہ اس کے معنی کے بارے میں اندازہ آرائی کرے، یا اپنے فرقہ وارانہ عقیدے کی بنا پر ایسے ایسا ہی چاہے، یا دانا سمجھا جانے کی خواہش رکھے، تو اس کا اندازہ، خواہش، عقیدہ یا

دانائی ہی میرا قاعدہ بن جائے گی، نہ کہ بائبل۔'

اوپر دی گئی عبارت ان قواعد کا ایک حصہ ہے؛ اور بائبل کے مطالعہ میں ہم سب کے لیے بہتر یہی ہوگا کہ بیان کردہ اصولوں کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

حقیقی ایمان صحائف مقدسہ پر مبنی ہے؛ لیکن شیطان صحائف کو توڑ مروڑ کر گمراہی داخل کرنے کے لیے اتنے ہتھکنڈے اختیار کرتا ہے کہ یہ جاننے کے لیے بڑی احتیاط درکار ہے کہ وہ دراصل کیا سکھاتے ہیں۔ اس زمانے کے بڑے فریبوں میں سے ایک یہ ہے کہ احساسات پر حد سے زیادہ زور دیا جائے، اور دیانت داری کا دعویٰ کیا جائے جبکہ خدا کے کلام کے واضح بیانات کو صرف اس لیے نظر انداز کر دیا جائے کہ وہ کلام احساسات سے ہم آہنگ نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگوں کے ایمان کی کوئی بنیاد جذبات کے سوا نہیں۔ ان کا مذہب جوش و خروش پر مشتمل ہے؛ جب وہ ختم ہو جاتا ہے تو ان کا ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ احساس بھوسا ہو سکتا ہے، مگر خدا کا کلام گندم ہے۔ اور نبی کہتا ہے، 'بھوسے کا گندم سے کیا واسطہ؟'

کسی کو اس بات پر مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا کہ اس نے اُس روشنی اور علم کی پروا نہ کی جس کے وہ کبھی مالک نہ تھے اور جسے وہ حاصل بھی نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن بہت سے لوگ اُس سچائی کی اطاعت سے انکار کرتے ہیں جو مسیح کے سفیروں کے ذریعے ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے، کیونکہ وہ دنیا کے معیار کے ساتھ مطابقت اختیار کرنا چاہتے ہیں؛ اور جو سچائی ان کی سمجھ تک پہنچ چکی ہے، جو روشنی ان کے دل میں چمکی ہے، وہی انہیں عدالت کے دن مجرم ٹھہرائے گی۔ ان آخری دنوں میں ہمارے پاس وہ جمع شدہ روشنی موجود ہے جو تمام زمانوں سے چمکتی چلی آ رہی ہے، اور اسی کے مطابق ہم جواب دہ ٹھہرائے جائیں گے۔ پاکیزگی کی راہ دنیا کے ہم سطح نہیں؛ یہ ایک اونچی کی ہوئی راہ ہے۔ اگر ہم اس راہ پر چلیں، اگر ہم خداوند کے احکام کی راہ میں دوڑیں، تو ہم پائیں گے کہ "صادقوں کی راہ چمکتی روشنی کی مانند ہے، جو کامل دن تک زیادہ سے زیادہ چمکتی جاتی ہے۔" ریویو اینڈ بیرلڈ، 25 نومبر، 1884۔

آپ ولیم ملر کے اصولوں کے بارے میں مزید تفصیل سے 'Miller' Miller کے عنوان والے مضمون میں پڑھ سکتے ہیں، جو 'Keys' Keys کے زمرے کے تحت ہے۔

بائبل کے ہمارے مطالعہ میں ہم سب کے لیے بہتر ہوگا کہ 'Miller' Miller کے قواعدِ نبوتی تعبیر میں پیش کیے گئے اصولوں کو ملحوظ رکھیں۔ پروٹسٹنٹ کے سینگ کو وہ مقدس دستاویز دی گئی جسے ہم بائبل کہتے ہیں، اور اس میں موجود اصولوں کے دفاع اور ترویج کی ذمہ داری بھی اسی کے سپرد کی گئی؛ اور اسی پروٹسٹنٹ سینگ کو مقدس دستاویز کے معنی اور منشا کو راست طور پر سمجھنے کے لیے قواعد کا ایک مجموعہ بھی عطا کیا گیا۔

صور جمہوریت کو ایک مقدس دستاویز عطا کی گئی جسے ہم آئین کہتے ہیں، اور اس کے ساتھ اس میں درج اصولوں کے دفاع اور فروغ کی ذمہ داری بھی سونپی گئی۔ اسی صور کو اس مقدس دستاویز کے معانی اور منشا کی درست تمیز و تعبیر کے لیے قواعد کا ایک مجموعہ بھی دیا گیا۔ آئین کی صحیح تعبیر کے لیے دیے گئے یہ قواعد بل آف رائٹس ہیں، اور یہ آئین کے سب سے اہم مقصد کو بل آف رائٹس کی ابتدائی شقوں میں محفوظ کرتے ہیں۔ بل آف رائٹس میں درج پہلی ترمیم مذہب، اظہار، تقریر اور صحافت کی آزادی ہے۔

کانگریس کوئی ایسا قانون نہیں بنائے گی جو کسی مذہب کے قیام سے متعلق ہو، یا اس پر آزادانہ طور پر عمل کرنے کی ممانعت کرے؛ یا اظہار رائے یا صحافت کی آزادی کو محدود کرے؛ یا لوگوں کے پرامن طور پر جمع ہونے اور شکایات کے ازالے کے لیے حکومت سے درخواست کرنے کے حق کو محدود کرے۔ امریکی آئین، ترمیم اول

اتوار کا قانون آئین کی پہلی شق کے خلاف ایک کھلا حملہ ہے، جو مذہبی آزادی کی ضمانت دیتی ہے، اور جو اتوار کے قانون کے نفاذ کے ساتھ ختم کر دی جاتی ہے، یوں آئین کے خاتمے کی، پابلی نبوت کے مطابق چھٹی بادشاہت کی حیثیت سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے خاتمے کی، اور ان لوگوں کے خلاف ایذا رسانی کے آغاز کی علامت بنتا ہے جو اُس وقت تیسرے فرشتے کا پیغام بلند پکار کے ساتھ سنا رہے ہوں گے۔ جو لوگ تیسرے فرشتے کی بلند پکار کر رہے ہیں اور پہلی ترمیم اور آئین کی تباہی کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں، انہیں وہی لوگ ستاتے ہیں جن پر لازم تھا کہ وہ اُن مقدس قواعد کو قائم رکھیں اور نافذ کریں جو اُس مقدس دستاویز کا دفاع کرتے ہیں جس کے لیے وہ مقرر کیے گئے تھے۔ یہ برہ نما زمینی درندے کے دو سینگوں کی متوازی تاریخوں کو سمجھنے اور ان کا اطلاق کرنے کی ایک مثال ہے۔ آئین کے بانی آباء فادر ملر کے متوازی ہیں۔ ملر کے لیے استعمال ہونے والی اصطلاح "فادر" کسی پاپائی پادری کے لیے نہیں بلکہ ایک رہنما کے مفہوم میں ہے۔ بائبل اُن لوگوں کو "باپ" کہلانے سے منع کرتی ہے جو روحانی رہنمائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ملر کے پیروکاروں کو اپنے باپ کے نام پر پکارا جاتا ہے، جیسا کہ اکثر ہوتا ہے۔ اس امتیاز کو نظر انداز کرنا ایلپاہ کے پیغام کے مفہوم کے کچھ حصے کو کھو دینا ہے، جب وہ باپوں کے دل بچوں کی طرف اور بچوں کے دل باپوں کی طرف پھیلتا ہے۔

یسعیاہ باب تئیس میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہت ہے، اور یہ اسی حالت میں رہے گا یہاں تک کہ تیزی سے قریب آنے والے اتوار کے قانون کے وقت اپنے آئین کو الٹ دے۔ چھٹی بادشاہت ستر نبوتی برس تک حکمرانی کرتی ہے، جو ایک بادشاہ کے ایام ہیں۔ وہ بادشاہت (بادشاہ ہی بادشاہت ہوتا ہے) جس نے ستر برس حکومت کی، بابل تھی۔ ان ستر برسوں کے دوران ریاست کا سینگ بابل کی حکومت تھی اور کلیسیا کا سینگ کلدانی تھے۔ دانی ایل، شدرک، میشک اور عبدنغو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دونوں سینگ اور خدا کے لوگ دانی ایل کی گواہی میں نمایاں کیے گئے ہیں۔ بابل میں اسیری کے ستر سال ایک بادشاہ کے ایام تھے جنہیں یسعیاہ اس بات کی نشاندہی کے لیے استعمال کرتا ہے کہ ریاست ہائے متحدہ کی نبوتی تاریخ اور ایڈونٹسٹ تحریک کی تاریخ 1798 سے لے کر اتوار کے قانون تک ہے۔

یہ پہچاننا کہ ریاستہائے متحدہ کے دونوں سینگوں کی نبوتی تاریخ کی لکیر ہمیں آغاز اور انجام پر غور کرنے کا موقع دیتی ہے، اور دونوں سینگ گواہوں کی طرح دوسرے سینگ کی خصوصیت کی نشاندہی کے لیے کام آتے ہیں۔ بالآخر، سب سینگ ایک جیسے تھے۔ دانیال میں سینگ تھے؛ کچھ ٹوٹ گئے، اور ٹوٹے ہوئے سینگ سے دوسرے سینگ نکل آئے۔ دانیال میں بعض سینگ ایک دوسرے کے برابر جسامت کے نہ تھے، اور کچھ دوسرے کے بعد، دیر سے، نمودار ہوئے۔ مگر ریاستہائے متحدہ کے دو سینگوں کے معاملے میں ایسا نہیں ہے۔ وہ دونوں سینگ ایک ہی تاریخ کے دوران ایک دوسرے کے متوازی چلتے ہیں اور ایک ہی طرح کے سنگ میل قائم کرتے ہیں، اگرچہ اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس تاریخ کے اندر کچھ احتیاطی امور بھی ہیں جنہیں سمجھنا اہم ہے۔

ایڈونٹزم کے آغاز میں ایک تبدیلی ہوئی: نبوتی تاریخ فلاڈیلفیا کی کلیسیا سے منتقل ہو کر لاودیکہ کی کلیسیا تک پہنچ گئی۔ لہذا آخر میں لاودیکہ کی نبوتی تاریخ سے بھی ایک تبدیلی ہونا ضروری ہے۔ یسوع مسیح کا مکاشفہ اس فہم کی روشنی کو شامل کرتا ہے اور یہ اُس امر کا حصہ ہے جو اس وقت مہر سے کھولا جا رہا ہے۔

اور "ستر برس کے خاتمے کے بعد" پوپ "گائے گا" اور "فراموش شدہ" "بدکار عورت" یاد کی جائے گی۔ اسے اتوار کے قانون کے وقت "یاد" کیا جاتا ہے، جہاں مسئلہ سورج کی عبادت یا اس دن کی عبادت کے درمیان ہے جس دن کے بارے میں خدا کے قانون نے نوع انسانی کو "یاد" رکھنے کی ہدایت دی تھی۔

اس مضمون میں ہم نے یہ نشان دہی کی ہے کہ بابل کی ستر سالہ حکمرانی کی تاریخ 1798 سے لے کر اتوار کے قانون تک امریکہ کی تاریخ کی تمثیل بنتی ہے۔ ایک پچھلے مضمون میں اور اکثر حقوق کی

تختیوں میں ہم یہ بتاتے آئے ہیں کہ مصر میں اسارت اور وہاں سے نجات بھی امریکہ کی تاریخ اور خدا کی قوم کی تمثیل ہے۔ بابل، مصر، ایڈونٹزم اور امریکہ کی یہ چار تاریخیں ان لکیروں کے اوپر رکھنے کے لیے واحد لکیریں نہیں ہیں، لیکن جب ہم ان چار لکیروں پر قاعدہٴ اولین ذکر لاگو کرتے ہیں تو یہ بالکل حیرت انگیز ہوتا ہے۔ میں اس مضمون کو ایک سادہ اور جزوی مثال کے ساتھ ختم کروں گا، جس سے میری مراد واضح ہو، اور جسے میں آگے چل کر اس وقت جاری رکھوں گا جب ہم بعد میں یسعیاہ تئیس کی تاریخ پر مزید گفتگو کریں گے۔

بابل کی تاریخ کے آغاز میں ایک توبہ کر کے ایمان لانے والا بادشاہ ہے اور انجام پر ایک شریر بادشاہ۔ اس سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ بائیڈن ہو یا ٹرمپ، کیونکہ کتابِ دانی ایل سکھاتی ہے کہ حکمرانوں کو قائم کرنے اور معزول کرنے والا خدا ہے۔ اتوار کے قانون کے وقت چلے لیڈر ڈیموکریٹ ہو یا ریپبلکن، ایک بات یقینی ہے: وہ شریر حکمران ہوگا۔ نبوکدنصر بابل ہی تھا؛ وہ بابل کا جابر حکمران تھا، اس حد تک کہ تین نیک آدمیوں کو آگ میں جھونکنے پر تیار تھا۔ مگر آخرکار وہ دانی ایل کے خدا پر ایمان لے آیا۔ آخری حکمران بلشضر کے ساتھ ایسا نہ ہوا۔ وہ ایک شریر بادشاہ تھا۔ نبوت میں ریاستِ متحدہ کا آغاز ایک برہ کے طور پر ہوتا ہے، جو مسیح اور بنی نوع انسان کے لیے اُس کی قربانی کی علامت ہے۔ آخر میں ریاستِ متحدہ اڑدہا کی مانند بولے گی۔ اس سلسلہٴ تاریخ میں مسیح سے شیطان کی طرف آنے والی تبدیلی نبوکدنصر اور بلشضر کے فرق سے ظاہر کی گئی ہے۔

بلشضر کو خدا کی مرضی جاننے اور اس پر عمل کرنے کے لیے بہت سے مواقع دیے گئے تھے۔ اس نے اپنے دادا نبوکدنصر کو آدمیوں میں سے نکالا جانا دیکھا تھا۔ اس نے دیکھا تھا کہ جس عقل پر وہ متکبر بادشاہ فخر کرتا تھا، اسے اسی نے چھین لیا جس نے وہ عقل بخشی تھی۔ اس نے دیکھا تھا کہ بادشاہ اپنی بادشاہی سے نکالا گیا اور دشت کے حیوانات کا ہمنشین بنا دیا گیا۔ لیکن بلشضر کی تفریح پسندی اور خودستائی نے وہ سبق مٹا دیے جنہیں اسے کبھی بھولنا نہیں چاہیے تھا؛ اور اس نے ایسے ہی گناہ کیے جن کی پاداش میں نبوکدنصر پر خدا کے واضح فیصلے نازل ہوئے تھے۔ اس نے مہربانی سے عطا کیے گئے مواقع ضائع کیے، اور اپنی دسترس میں موجود مواقع کو سچائی سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے استعمال نہ کیا۔ "مجھے نجات پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟" یہ وہ سوال تھا جسے اس عظیم مگر نادان بادشاہ نے پورا پورا سے نظر انداز کر دیا۔ بائبل ایکو، 25 اپریل 1898ء

غور کریں کہ بدکار بلشضر ایک احمق بادشاہ تھا۔ اسے اپنے باپ نبوکدنصر جیسی ہی سزا ملی، کیونکہ دونوں سزاؤں کو احبار باب چھبیس کے "سات گنا" کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ نبوکدنصر دو ہزار پانچ سو بیس دن تک کھیتوں میں جانور کی مانند رہا، جو سات بائبل سال کے برابر ہے، اور اس کے بیٹے بلشضر کے خلاف دیوار پر لکھی ہوئی سزا بھی دو ہزار پانچ سو بیس ہی کی نمائندگی کرتی ہے۔ فرق یہ تھا کہ نبوکدنصر پر آنے والی سزا نے اسے تائب کر کے دانشمند بادشاہ بنا دیا، جبکہ بلشضر پر آنے والی سزا احمق بادشاہ پر ہی نازل ہوئی۔

"بابل کے آخری حکمران کے لیے بھی، جس طرح بطور نمونہ اس کے پہلے پر ہوا تھا، الٰہی نگہبان کا یہ حکم آچکا تھا: 'اے بادشاہ، ... تجھ سے یہ کہا جاتا ہے؛ سلطنت تجھ سے جاتی رہی ہے۔' دانی ایل 4:31۔ انبیا اور بادشاہ، 533۔"

آخری صدر کے لیے دیوار پر لکھی تحریر وہ پہلی ترمیم ہے جو کلیسا اور ریاست کی علیحدگی کی "دیوار" کی نشاندہی کرتی ہے، جسے آخری احمق بادشاہ سمجھتا نہیں۔ "احبار باب چھبیس" کے "سات" زمانے "لوگوں کی پراگندگی" کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اتوار کے قانون پر شمال کے بادشاہ کے ذریعے انجام پاتی ہے۔ یہی پراگندگی وہ قومی تباہی ہے جو اتوار کے قانون کے بعد آتی ہے۔ چھٹی قوم اپنے بانیان قوم کے ان اسباق کو بھول گئی جنہوں نے آئین اس لیے تحریر کیا تھا کہ نہ صرف فاسد کلیسا سے تحفظ ہو بلکہ ان ظالم یورپی بادشاہوں سے بھی جن کے ساتھ وہ بدکار عورت ہم بستر ہوئی تھی۔ بانیان قوم ان لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہوں نے پاپائیت اور یورپ کے بادشاہوں کو رد کیا، کیونکہ وہ اپنے ہی

تجرے سے، پاپائی تاریکی کے بارہ سو ساٹھ سالہ پراگندگی سے نکلنے کے بعد، جانتے تھے کہ ایسے استبداد کے خلاف حفاظتی بندوبست ان کے نئے آئین کا مرکزی نکتہ ہونا چاہیے۔ وہ دانا باپ تھے، برہ صفت تھے، مگر آخری باپ کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا، کیونکہ وہ اژدہا کی مانند بولے گا۔ باپ پراگندگی سے نکلے تھے اور بیٹا دوبارہ پراگندگی میں چلا جاتا ہے۔ دونوں صورتوں میں ظالم، پہلی پاپائیت بھی ہے اور آخری پاپائیت بھی۔

نیوکدنصر، یعنی پہلا بادشاہ، اور آخری بادشاہ بلشصر پر فیصلے کی علامت احبار باب چھبیس کی "سات وقت" والی پراگندگی تھی۔ نیوکدنصر نے اسے جیا، اور بلشصر نے اسی رات جب وہ مرا، اسے دیوار پر اپنے قبر کے کتبے کے طور پر لکھا ہوا پایا۔ ابتدا میں جمہوری سینگ کی علامت شمال کے بادشاہ کی غلامی سے اس کی رہائی تھی، اور انجام پر جمہوری سینگ کی علامت وہ اسارت ہے جو شمال کے بادشاہ کی طرف سے لائی گئی۔ اتوار کا قانون وہی "اسی رات" ہے جب وہ بائبل کی نبوت کی چھٹی سلطنت کے طور پر مر جاتا ہے۔ ان چاروں مثالوں، بلشصر، نیوکدنصر، اور جمہوری سینگ کی ابتدا و انتہا، میں احبار باب چھبیس کی دو ہزار پانچ سو بیس وہ علامت ہے جو ابتدا اور انتہا دونوں پر ظاہر کی گئی ہے۔ یہ الفا اور اومیگا کے دستخط کی نمائندگی کرتا ہے۔

وہ پہلی "وقت کی نبوت" جو ولیم ملر نے دریافت کی، احبار باب 26 کی "پچیس سو بیس" تھی۔ یہ وہ بنیاد کا پہلا پتھر تھا جو یسوع نے ملر کے کام کے ذریعے رکھا تھا۔ یہ وہ پہلی بنیادی سچائی بھی تھی جسے 1863 میں ایڈونٹسٹ تحریک نے ایک طرف رکھ دیا۔ جب ملر کی تمام سچائیاں بنیاد میں رکھ دی گئیں، تو وہ سچائیاں حقوق کی دو تختیوں پر پیش کی گئیں، جو 1843 اور 1850 کے بانی چارٹس ہیں۔ وہ دونوں تختیاں خدا اور اس کی نامزد قوم کے درمیان عہدی تعلق کی نمائندگی کرتی ہیں، جیسے دس احکام کی دو تختیاں قدیم اسرائیل کے ساتھ عہد کی نمائندگی کرتی تھیں۔

لاوڈیکائی ایڈونٹسٹم کے اختتام پر، جب اتوار کے قانون کے وقت اسے خداوند کے منہ سے اُگل دیا جائے گا، تو دیوار پر جو لکھا ہوگا، وہی دو مقدس بانی چارٹس ہوں گے۔ وہ چارٹس جنہیں وہ پڑھنے سے قاصر ہوں گے، کیونکہ اپنی تاریخ کے آغاز میں انہوں نے تنبیہی پیغام سے فائدہ اٹھانے سے انکار کر دیا تھا....

ریاستہائے متحدہ میں 1837 کا مالی بحران ایک پیچیدہ واقعہ تھا جسے معاشی عوامل، پالیسیوں اور قیاسی سرگرمیوں کے امتزاج نے جنم دیا۔

قیاس آرائی کا بلبہ: 1837 سے پہلے کے برسوں میں، زمین اور سرمایہ کاری میں قیاس آرائی پر مبنی ایک تیزی آئی، جس کی ایک وجہ ملک کی مغرب کی جانب توسیع تھی۔ زمین کی قیاس آرائی، خصوصاً مغربی سرحدی علاقوں میں، زمین کی قیمتوں میں مصنوعی اضافے اور ضرورت سے زیادہ قرض لینے کا باعث بنی۔

آسان کریڈٹ اور قیاس آرائی پر مبنی قرضہ دہی: بینک اور مالیاتی ادارے بڑی مقدار میں کریڈٹ اور قرضے فراہم کر رہے تھے، اکثر مناسب ضمانت کے بغیر۔ کریڈٹ تک اس آسان رسائی نے قیاس آرائی کے جنون کو بڑھاوا دیا اور مالیاتی عدم استحکام کے خطرات میں اضافہ کیا۔

بینکوں کی حد سے زیادہ توسیع: بینک اپنی سرگرمیوں کو تیزی سے پھیلا رہے تھے اور اکثر اتنی کاغذی رقم (بینک نوٹ) جاری کر دیتے تھے جو ان کے پاس موجود زر سکہ (سونا اور چاندی) کی مقدار سے زیادہ ہوتی تھی۔ اس طرز عمل کو "وائلڈ کیٹ بینکنگ" کہا جاتا تھا، جس کے نتیجے میں گردش میں غیر منظم اور غیر قابل اعتماد کرنسی کی حد سے زیادہ فراوانی پیدا ہوئی۔

جیکسن کی معاشی پالیسیاں: صدر اینڈریو جیکسن کی پالیسیوں نے بحران کو مزید سنگین بنانے میں کردار ادا کیا۔ انہوں نے 1836 میں اسپیسٹی سرکیولر جاری کیا، جس کے تحت عوامی اراضی کی خریداری کاغذی کرنسی کے بجائے سخت کرنسی (سونا اور چاندی) میں کرنے کی شرط عائد کی گئی۔

اس سے بینک نوٹوں کو سکھ جاتی زر میں تبدیل کرنے کی دوڑ لگ گئی، جس کے نتیجے میں مالی دباؤ پیدا ہوا اور کئی بینک ناکام ہو گئے۔

بین الاقوامی عوامل: ریاست ہائے متحدہ میں بحران پر بین الاقوامی معاشی حالات نے بھی اثر ڈالا۔ برطانوی معیشت، جو ریاست ہائے متحدہ کی ایک اہم تجارتی شراکت دار ہے، میں مندی کے باعث امریکی مصنوعات اور برآمدات کی طلب میں کمی آئی۔ اس کے نتیجے میں امریکی کاروبار متاثر ہوئے اور معاشی بدحالی میں اضافہ ہوا۔

گھبراہٹ اور بینک رنز: مئی 1837 میں، مالیاتی جھٹکوں کے ایک سلسلے—جن میں بینکوں کی ناکامیاں اور قرض کی فراہمی میں سکڑاؤ شامل تھے—نے سرمایہ کاروں اور جمع کنندگان میں گھبراہٹ پیدا کر دی۔ اس گھبراہٹ نے بینک رنز کی ایک لہر اور قرض کی فراہمی میں شدید کمی کو جنم دیا۔

زر کی رسد میں سکڑاؤ: جب بینک ناکام ہوئے اور قرضوں کی فراہمی سخت ہو گئی، تو معیشت میں مجموعی زر کی رسد میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ زر کی اس سکڑن نے معاشی مشکلات میں اضافہ کیا اور کساد بازاری کو مزید گہرا کر دیا۔ ان عوامل کے امتزاج نے ایک شدید معاشی گراؤ کو جنم دیا، جس کی نمایاں علامتیں بینکوں کی ناکامیاں، بے روزگاری، صارفین کے اخراجات میں کمی، اور عمومی معاشی کساد تھیں۔

"ہمیں مستقبل کے لیے کسی بات کا خوف نہیں، سوائے اس صورت میں کہ ہم یہ بھول جائیں کہ خداوند نے کس طرح ہماری رہنمائی کی ہے اور ہماری گزشتہ تاریخ میں اُس کی تعلیمات کیا رہی ہیں۔" لائف سکیچرز، ۱۹۶ء۔